حصّہ اوّل

تسہیل الحج

(روانگی، حج کی قسمیں، احرام، عمرہ، مکّہ مکرّمہ کا قیام)

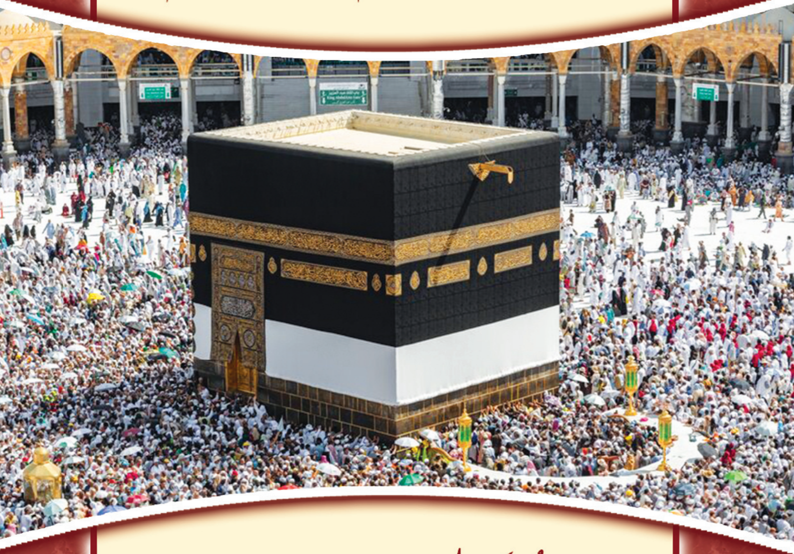

حضرت مولانا محمّد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم

خادم الحدیث النبوی صلی اللہ علیہ وسلم، اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یو کے

مجمع الدعوة الإسلامي

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

تفصیلات

کتاب کا نام	:	تسہیل الحج حصّہ اوّل
افادات	:	حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب دامت برکاتہم
ناشر	:	اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یوکے
ای میل	:	info@idauk.org

ملنے کا پتہ

Islāmic Da'wah Academy,
120 Melbourne Road, Leicester
LE2 0DS. UK.
t: +44 (0)116 2625440
e: info@idauk.org

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

فہرست

تقریظ: حضرت مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم ۷
تقریظ: حضرت مفتی محمد طاہر صاحب غازی آبادی دامت برکاتہم 9
تقریظ: حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم ۱۲
تقریظ: حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری دامت برکاتہم ۱۵
تقریظ: حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب لاجپوری دامت برکاتہم ۱۹
حج: ایک اہم فریضہ ۲۱
حج: اسلام کا ایک بنیادی رکن ۲۱
حج کی فرضیت ۲۲
حج کی فضیلت ۲۳
حج نہ کرنے پر وعید ۲۵
سفرِ حج سے پہلے ۲۸
(۱) نیت کی درستگی ۲۸
(۲) اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری سے پہلے توبہ ۲۹
(۳) اللہ جلّ شانہٗ پر بھروسہ ۳۳
(۴) رفقاءِ سفر ۳۶

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

(۵) غیر ضروری سامان ۳۷

(۶) رسوم سے بچیں ۳۸

(۷) حج کے مسائل کو سیکھنا ۳۹

(۸) فضائلِ حج ۴۰

روانگی ۴۲

سفر کے دوران ۴۵

حج کی تین قسمیں ۴۷

۱) حجِّ قران ۴۷

۲) حجِّ تمتّع ۴۹

۳) حجِّ افراد ۵۰

عمرے کا طریقہ ۵۴

احرام ۵۴

نیت اور تلبیہ کے سلسلے میں ایک مفید مشورہ ۶۲

ممنوعاتِ احرام ۶۴

جدّہ ۶۸

مکّہ مکرّمہ کی طرف ۶۹

حدودِ حرم میں ۶۹

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

مکّہ مکرّمہ میں ۷۰

حرم شریف میں داخلہ ۷۲

بیت اللہ پر پہلی نظر ۷۴

طواف کے لئے چند اہم تمہیدی باتیں ۷۶

طواف کا طریقہ ۸۲

طواف کے بعد ۸۹

ملتزم پر ۹۳

زمزم ۹۴

صفا مروہ کی طرف ۹۵

سعی ۹۶

حلق یا قصر (منڈوانا یا کتروانا) ۱۰۳

مکّہ مکرّمہ میں قیام کے دوران ۱۰۶

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ

لَا شَرِيْكَ لَكَ

میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور تمام نعمتیں اور بادشاہت آپ ہی کے لئے ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

تقریظ

حضرت مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم

استاذِ حدیث وفقہ دارالعلوم دیوبند

سابق مفتی واستاذِ حدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مرادآباد، یوپی، انڈیا

محبّی فی اللہ مکرم ومحترم حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب زید مجدکم السامی ومدظلکم العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے۔

احقر نے حج وعمرہ وزیارتِ مدینہ منورہ سے متعلق جناب والا کے تین رسالوں کا بغور مطالعہ کیا، الحمد للہ دل نشین اور آسان انداز میں مفید معلومات خوبصورتی اور سلیقہ سے جمع کی گئی ہیں، اور سبھی باتیں مستند اور معتبر ہیں۔ اِن رسائل میں اختصار بھی ہے اور بڑی حد تک جامعیت بھی ہے، عوام وخواص سبھی اِن سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں، اِن شاء اللہ تعالیٰ، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کو بے حد قبول فرمائیں اور زائرین حرم وحجاج ومعتمرین کو ان سے زیادہ سے زیادہ مستفید

ہونے کی توفیق مرحمت فرمائیں، آمین۔

آں جناب سے بھی اپنی مستجاب دعاؤں میں یاد رکھنے کی درخواست ہے۔

فقط والسلام

احقر محمد سلمان منصور پوری غفرلہ

خادم مدرسہ شاہی مرادآباد

۹/ ۱۱/ ۱۴۳۹ھ

۲۳/ ۷/ ۲۰۱۸ء

مجمع الدعوة الإسلامي
ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

تقریظ

حضرت مفتی محمد طاہر صاحب غازی آبادی دامت برکاتہم

صدر مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور، یوپی، انڈیا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، أَمَّا بَعْدُ!

حج ان عبادات میں سے ہے کہ جن کی انجام دہی میں مال وجان کی عظیم قربانی پیش کرنا پڑتی ہے، نیز عموماً اس کا موقع بار بار نہیں ملتا، اس کا تقاضا یہ ہے کہ اس عبادت کو پورے ذوق وشوق کے ساتھ صحیح نیت اور درست طریقہ سے انجام دیا جائے تاکہ جو عظیم مشقت برداشت کی گئی ہے وہ بارآور ہو............مگر عمومی حالات یہ ہیں کہ ایک طرف لوگ بہت کوششوں اور دعاؤں کے بعد حج کی سعادت حاصل کر پاتے ہیں اور دوسری طرف حج کے اصول وآداب سے واقفیت نہ ہونے کی بناء پر ان کی جانی ومالی کوششوں کے ضیاع کا اندیشہ ہوتا ہے اور اس پر مستزاد یہ کہ بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے، وہ سب قبول کرلے گا'' جو ''عذرِ گناہ بدتر از گناہ'' کا

مصداق ہے۔

شریعت میں عمل کی قبولیت کے لیے جیسے دلوں کا اخلاص شرط ہے ایسے ہی اس کی قبولیت (بلکہ ادائیگی) شریعت کے تعلیم فرمودہ طریقہ پر موقوف ہے، حدیثِ پاک میں وارد ہے:

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ. (صحيح مسلم)

یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں (رنگ ونسل، امیری وغریبی، خاندان وعلاقہ) اور تمہارے اموال کی طرف نظر نہیں کرتے بلکہ ان کی نظر تمہارے دلوں (کے اخلاص) اور تمہارے اعمال (کے شریعت کے مطابق ہونے) پر ہوتی ہے۔

لہٰذا کسی بھی عمل کو ادا کرتے وقت دل کے اخلاص کے ساتھ اس کی درست ادائیگی بھی نہایت ضروری ہے، اور حج میں مال وجان کی بڑی قربانی اور زندگی میں کبھی کبھار موقع میسر آنے کے پیشِ نظر اس کا خاص خیال ضروری ہے۔

اسی لئے علماءِ امت ہمیشہ حجاج کی رہنمائی کے لئے ہر زبان میں چھوٹے بڑے رسائل مرتب کرتے رہے ہیں جو ”ہر گلے را رنگ و

بوئے دیگر است'' کا مصداق ہیں، محترم ومکرم حضرت الحاج مولانا محمد سلیم صاحب دھورات دامت برکاتہم بانی وشیخ الحدیث اسلامک دعوہ اکیڈمی، لیسٹر، یوکے نے بھی اس موضوع پر پیش نظر رسالہ ''تسہیل الحج'' ترتیب دیا ہے، جو اسم با مُسمّٰی ہے، جیسا کہ مطالعہ سے ظاہر ہے، اس رسالہ میں عمرہ اور حج کے ضروری مسائل واحکام نہایت سلیس اور شستہ زبان میں بیان کئے گئے ہیں اور تجربات ومشاہدات کی روشنی میں حاجی کی ''گھر سے گھر تک'' مکمل رہنمائی کی گئی ہے، کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں موصوف مدظلہ نے مسائل واحکام کی تفصیلات میں جانے سے گریز کرتے ہوئے ترتیب کے ساتھ حاجی کو صرف وہ بتلایا ہے جو اُسے کرنا ہے، اس لحاظ سے یہ رسالہ حجاج کیلئے بیش قیمت تحفہ اور حج کی ادائیگی کے لئے بہترین رہنما ہے، اللہ تعالی حضرت مدظلہ کے اس رسالہ کو قبول عام نصیب فرمائے اور اس کے فیض کو عام وتام فرمائے۔

العبد محمد طاہر عفا اللہ عنہ
مظاہر العلوم سہارنپور، یوپی، انڈیا
۱۰/ ۱۱/ ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳/ ۷/ ۲۰۱۸ء

تقریظ

حضرت مولانا احمد صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم

استاذِ حدیث دارالعلوم فلاحِ دارین، ترکیسر، گجرات، انڈیا

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَمُسَلِّمًا

حج کیا ہے؟ حج عشق ومحبت کی داستان ہے۔ حج اللہ کے مقبول بندوں کی اداؤں، وفاؤں اور دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ اللہ کو اپنے مقبول بندوں کی ادائیں ایسی پسند آئیں کہ اس کی نقل اتارنا قیامت تک لازم کردیا۔ ان اعمال کو حج وعمرہ کا جزء ورکن بنادیا۔ اللہ کو جن بندوں سے محبت ہوتی ہے انہیں دوام ملتا ہے۔

مقاماتِ حج کیا ہیں؟ حرمین شریفین ومقاماتِ حج کا ایک ایک ذرّہ قیمتی اور بابرکت ہے۔ لیکن تین مقامات پر بندہ سیکنڈوں میں روحانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جاتا ہے (۱) بیت اللہ کی پہلی زیارت (۲) عرفات کا وقوف (۳) روضۂ اقدس کی حاضری۔ یہ مقامات تجلّی گاہِ ربّانی ہیں۔

مختصراً حج اور مقاماتِ حج کا خمیر روحانیت اور محبت ہے۔ لہٰذا حج کی تعلیم وتربیت کے لئے کسی صاحبِ دل کی رہبری ورہنمائی ضروری

ہے۔ ورنہ یہ جمالی عبادت بے کیف وسپاٹ نظر آئے گی۔ ان برگزیدہ بندوں میں سے ایک صاحبِ نسبت، عشق ومحبت سے سرشار، فنافی اللہ و فی اہل اللہ، محبوب العلماء اور منظور الصلحاء، حضرت مولانا محمد سلیم صاحب کی ذاتِ گرامی ہے۔ جن کے پاس وادیٔ یورپ ہی نہیں بلکہ دیگر برّ اعظم سے خدا کے متوالے خدا کی تلاش میں پہنچتے ہیں۔ سال بھر یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ خصوصاً ماہِ مبارک میں یہ مجلسیں اپنے شباب پر ہوتی ہیں جن کا کیف دیدنی ہے۔

انہی کا تسلسل حج وعمرہ کی عملی وتربیتی مشق ہے جو عازمینِ حج کے لئے کیمپ کی صورت میں منعقد ہوتی ہے۔ جن کا مجموعہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ میں نے اکثر حصہ پڑھا۔ اسے درست پایا۔ یہ کتاب حضرت والا کی دیرینہ تجربات کا آئینہ دار ہے۔ فقہی نقطۂ نظر سے بھی صحیح ہے۔ انداز عام فہم ودل نشین ہے۔ یہ مستقل تصنیف نہیں، بلکہ مختلف مجالس ہیں جنہیں قلمبند کر کے امت کی نذر کیا جارہا ہے۔ قوی امید ہے کہ یہ خضرِ راہ اور خاموش رہبر ثابت ہوگا۔ اللہ پاک ہم سب کو قدردانی نصیب فرمائے۔ حضرت والا کی عمر میں عافیت کے ساتھ برکت نصیب فرمائے آمین۔ آپ امت کی مشترکہ میراث ہیں۔

میری تحریر یقیناً اس شعر کا مصداق ہے۔

مَا إِنْ مَدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِيْ

وَلٰكِنْ مَدَحْتُ مَقَالَتِيْ بِمُحَمَّدِ

والسلام مع الاحترام

طالبِ اصلاح ودعاء۔احمد ٹنکاروی عفی عنہ

مدرس فلاح دارین ترکیسر

یکم شوال ۱۴۳۹ھ۔

نزیل فی لیسٹر یو کے۔

مجمع الدعوة الإسلامي
ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

تقریظ

حضرت مولانا مرغوب احمد صاحب لاجپوری دامت برکاتہم

محشّی مرغوب الفتاوی ومؤلّفِ تالیفاتِ مفیدہ وکثیرہ

حجِ بیت اللہ کی تاریخ بہت قدیم ہے، سیدنا حضرت آدم علیہ السلام کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے ہی سے ملائکہ حج کرتے آئے ہیں۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا، دورانِ حج ملائکہ سے ملاقات ہوئی تو ملائکہ نے فرمایا کہ اے آدم! تمہارا حج مبرور اور مقبول ہو، آپ سے دو ہزار سال پہلے سے ہم حج کرتے آرہے ہیں۔

حَجَّ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ، فَقَالُوا: بَرَّ نُسُكُكَ آدَمُ لَقَدْ حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِأَلْفَيْ عَامٍ

(السنن الكبرى للبيهقي)

سوائے حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت ہود علیہ السلام کے سارے ہی حضرات انبیاء کرام علیہم السلام نے حج فرمایا۔ اور حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت ہود علیہ السلام بھی اپنی قوم کے معاملہ میں ایسے مشغول ہو گئے کہ وفات تک حج کا موقع نہ مل سکا۔

مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ حَجَّ الْبَيْتَ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ هُودٍ وَصَالِحٍ.....فَبَعَثَ اللّٰهُ هُودًا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَشَاغَلَ بِأَمْرِ قَوْمِهِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ فَلَمْ يَحُجَّهُ حَتّٰى مَاتَ (السنن الكبرى للبيهقى)

حج وعمرہ کی کثرت مطلوب ومنقول ہے، اسی لئے حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین اور اکابرِ امت رحمۃ اللہ علیہم نے کثرت سے حج وعمرے کا اہتمام کیا۔

حج کے مسائل قدرے مشکل ہیں، اس لئے علماءِ اُمّت نے حج کے موضوع پر تالیفات کے انبار لگا دیئے، عربی، فارسی اور اردو سب ہی زبانوں میں دسیوں نہیں ہزاروں تصانیف منصۂ شہود پر جلوہ گر ہیں۔ حج کے عنوان سے مستقل تصانیف کے علاوہ ہمارے فقہی فتاوی اور کتابوں میں ''کتاب الحج'' کے تحت کلیات و جزئیات پر صفحات نہیں، مکمل جلدوں تک کا مواد جمع کیا گیا ہے۔

حج کے سفر میں مسائل کے استحضار کے ساتھ ساتھ حالات اور زمانے کے لحاظ سے اہلِ تجربہ کے تجربات سے فائدہ اٹھانا بھی نہایت ضروری ہے۔ تسہیل الحج نامی یہ کتاب حج کے آسان مسائل کے ساتھ

صاحبِ کتاب حضرت مولانا محمد سلیم دھورات صاحب مدظلہم کے تجربات کا ایک قیمتی ذخیرہ ہے۔آپ نے مسائل کے ساتھ بہت سے تجربات سے سفر کی آسانی کا عمدہ حل پیش فرمایا ہے۔ مسائل تو اور کتابوں اور رسائل میں بھی بکثرت ہیں، مگر اس کتاب کی ایک خاص خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مسائل کے ساتھ بڑے قیمتی تجربات درج ہیں، جن کا جاننا بیت اللہ کے زائر کے لئے از حد ضروری ہے۔

موصوف کا برسوں سے معمول ہے کہ اشہرِ حج میں چندروزہ حج پروگرام کرتے ہیں، اوراس میں تفصیل سے حج وعمرہ اورزیارت کے آداب وفضائل اور مسائل پر وعظ ہوتا ہے، اور عملا طریقۂ حج وعمرہ کی ترتیب بتائی جاتی ہے۔ آپ کا یہ سلسلہ بہت زیادہ مقبول ہوا، اور سینکڑوں افراد نے اس کی سی ڈیاں حاصل کیں۔ بعض نوجوانوں کو دیکھا کہ ہوائی جہاز میں موصوف کے ان بیانات کو سن رہے ہیں۔ راقم کو رشک آیا کہ ہوائی جہاز کی تیز مسافت کے دوران یہ ہزاروں میل پر محیط زمین کل قیامت کے دن موصوف کے بیانات کی گواہی دے گی۔

انہی حج وعمرہ اور زیارت کے بیانات کو اب کتابی شکل میں مرتب کیا گیا ہے، راقم الحروف کو ان کے من وعن بغور مطالعہ کی

سعادت نصیب ہوئی ، بہت مفید پایا، بعض مواقع پر ’’رأي العلیل علیل ‘‘ کے مصداق چند گذارشات بھی پیش کیں، انہیں شرف قبولیت بھی عطا ہوا۔

کئی مرتبہ میں نے موصوف سے ان کی طباعت کا تقاضہ کیا، الحمد للہ اب یہ قیمتی کتاب زیور طبع سے آراستہ ہو کر اُمّت کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہے، اللہ تعالیٰ موصوف کے اور مواعظ کی طرح اسے بھی شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اللہ کرے یہ حجاج وزائرین کے لئے بہترین رہنما ثابت ہو۔

حضرت کے معتمد اور مخلص خادم محبوب شاگرد اور آپ کے دست وباز و مولانا احمد صاحب بارک اللہ فی علمہ وعملہ نے حکم فرمایا کہ میں اس پر کچھ لکھوں، ان کے حکم کی تعمیل میں یہ چند سطریں لکھی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بے حد قبولیت سے نوازے، اور موصوف اور مرتِّبین کے لئے ذریعۂ نجات اور ذخیرۂ آخرت بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

۲۶/ جمادی الاخری ۱۴۴۰ھ

۴/ مارچ ۲۰۱۹ء بروز پیر

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

تقریظ

حضرت مولانا عبدالرؤوف صاحب لاجپوری دامت برکاتہم

خلیفہ مسیح الاُمّت حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب جلال آبادی رحمۃ اللہ علیہ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

اللہ تعالیٰ شانہٗ نے حضرت مخدومنا شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم صاحب دامت برکاتہم کو دین کے مختلف میدانوں میں کام کرنے کی سعادت سے نوازا ہے، تعلیم وتدریس کے میدان میں آپ شیخ الحدیث ہیں اور تزکیہ واحسان کے میدان میں آپ شیخِ وقت ہیں، وعظ وخطابت میں آپ بہترین واعظ وخطیب ہیں، اللہ تعالیٰ شانہٗ نے آپ کو دلِ درد مند کے ساتھ زبانِ ہوش مند عطا فرمائی ہے، جن کے ذریعہ آپ مسلمانوں کے ہر طبقہ میں دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں، بالخصوص نئی نسل کی دینی رہنمائی کا فریضہ نہایت عمدگی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں، نوجوان اور نئی نسل میں دین کی عظمت اور سنت سے محبت کا جذبہ پیدا ہو اس کے لئے ماہانہ اور سالانہ مجلسیں منعقد فرماتے ہیں۔ اسی طرح اشہرِ حج میں حج میں جانے والوں کے لئے متعدد

مجلسوں کا انعقاد فرماتے ہیں۔ احقر نے سی ڈی کے ذریعہ حج وزیارت کے موضوع پر حضرت والا کا مفصّل بیان سنا، بلا مبالغہ ایسا مفصّل اور جامع بیان کہیں سُننا نصیب نہیں ہوا۔ حضرت والا اس کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں چنانچہ اس کا مسودہ احقر کو عطا فرمایا تا کہ حرمین شریفین کے سفر میں ساتھ رکھوں، احقر نے حرمین شریفین کے سفر میں بار بار دیکھا اور اس سے خوب فائدہ اٹھایا، احقر کے خیال میں حج وزیارت کے موضوع پر اس وقت کے حالات کے پیشِ نظر یہ کتاب بہترین اور مفید ثابت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کتاب کو مکمل فرما کر قبولیت سے نوازے اور حُجّاج وزائرین کے لئے نافع اور ان کے حج کے مقبول و مبرور ہونے کا ذریعہ بنائے اور حضرت والا کے فیوض کو عام فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ عمر میں خوب برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

والسلام

عبدالرؤوف لاجپوری، باٹلی

بروز جمعہ

۱۶ محرم الحرام ۱۴۳۹ھ

۱۶ اکتوبر ۲۰۱۷ء

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حج: ایک اہم فریضہ

حج: اسلام کا ایک بنیادی رکن

حج اسلام کا ایک اہم بنیادی رکن ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ[1]

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے؛ گواہی دینا کہ بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

جن سعادت مندوں کو حج کی توفیق مل رہی ہے، ان کو اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرنا چاہئے کہ انہیں اسلام کے ایک اہم اور بنیادی رکن کی ادائیگی کی توفیق مل رہی ہے۔

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الإيمان، باب بني الإسلام على خمس، ح(٨)

حج کی فرضیت

حج کی فرضیت قرآن، حدیث اور اجماع تینوں سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران: ۹۷)

اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمّے بیت اللہ کا حج کرنا ہے، یعنی اس شخص کے ذمّے جو وہاں تک پہنچنے کی طاقت رکھے۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا[1]

اے لوگو! بیشک اللہ عزّ وجلّ نے تم پر حج فرض کیا ہے، لہٰذا تم حج کرو (اور اس فریضے کی ادائیگی سے سبکدوش ہوجاؤ)۔

جب حج فرض ہوجائے اور کوئی شرعی مانع نہ ہو تو تاخیر نہیں کرنی

---

[1] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب فرض الحج مرة في العمر، ح(۱۳۵٦)

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

چاہئے اور اسی سال حج کر لینا چاہئے، اگر کسی کو تردّد ہو کہ آیا اس پر حج فرض ہے یا نہیں، تو اس کو چاہئے کہ مفتیانِ عظام اور علماء کرام سے رابطہ کر کے شرعی حکم معلوم کرے۔

حج کی فضیلت

احادیثِ شریفہ میں حج کرنے والوں کی بڑی فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔

اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ، إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ، وَإِنِ اسْتَغْفَرُوْهُ غَفَرَ لَهُمْ[1]

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی دعا قبول کرے گا اور اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں گے تو وہ ان کی مغفرت کرے گا۔

ایک اور حدیث میں ہے:

مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ وَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ[2]

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل دعاء الحاج، ح(۲۹۰۴)

[2] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب فضل دعاء الحاج، ح(۱۵۳۴)

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

جوشخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے حج کرے اور (دورانِ حج) کوئی فحش یا بے حیائی کی بات نہ کرے اور نہ ہی کسی گناہ میں مبتلا ہوتو وہ (گناہوں سے پاک وصاف ہوکر) اس دن کی طرح لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

حاجی گناہوں سے اتنا پاک صاف ہوکر لوٹتا ہے کہ ایک حدیث میں ہے:

إِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ، وَمُرْهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بَيْتَهُ، فَإِنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَهُ[1]

جب تم حاجی سے ملاقات کروتو اس کوسلام کرواور اس سے مصافحہ کرو، اور اس کے اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے اس سے دعا اور استغفار کی درخواست کرو، اس لئے کہ وہ بخشا بخشایا ہوا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے:

اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الجَنَّةَ[2]

مبرور حج کا بدلہ جنّت ہی ہے۔

---

[1] مسند أحمد، مسند عبد الله بن عمر، ح(۵۳۷۱)

[2] صحيح البخاري، أبواب العمرة، باب وجوب العمرة وفضلها، ح(۱۷۸۲)

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

حجِّ مبرور اس حج کو کہتے ہیں جس میں:

۱) حج کے آداب وشرائط کی رعایت ہو۔

۲) گناہ اور لغزش سے اجتناب ہو۔

۳) نرم گفتگو، سلام پھیلانے اور کھانا کھلانے کا اہتمام ہو۔

۴) اخلاص ہو۔

ایسے حج کا بدلہ اللہ تعالیٰ کے یہاں جنّت ہے، اب ظاہر ہے کہ جنّت اسے ملے گی جو گناہوں سے دور رہ کر اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق زندگی گزارے گا، معلوم ہوا کہ حجِّ مبرور کی تاثیر یہ ہے کہ گناہوں سے دوری ہو جاتی ہے اور نیکیوں کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے، ربِّ کریم کی طرف سے یہ کتنا بڑا انعام ہے! اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار حجِّ مبرور کی سعادت نصیب فرمائیں۔ (آمین)

حج نہ کرنے پر وعید

جس طرح حج کرنے پر بڑے بڑے فضائل ہیں اسی طرح حج فرض ہو جانے کے باوجود حج نہ کرنے پر سخت وعید بھی ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يُبَلِّغُهٗ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهٖ أَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيْهِ زَكَاةٌ فَلَمْ يَفْعَلْ سَأَلَ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ[1]

جس کے پاس اتنا مال ہو کہ اس کو بیت اللہ تک حج کے لئے پہنچا سکے یا اس پر زکوٰۃ واجب ہو جائے، اس کے باوجود وہ حج نہ کرے اور زکوٰۃ ادا نہ کرے، تو وہ موت کے وقت دنیا میں واپس لوٹنے کی درخواست کرے گا (تاکہ وہ اپنی کوتاہی کی تلافی کر سکے)۔

یہ وعید کتنی سخت ہے! اس لئے جن پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی شرعی رکاوٹ بھی نہیں ہے، ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ اسی سال حج کا ارادہ کر لیں، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ فَلْيَتَعَجَّلْ، فَإِنَّهٗ قَدْ يَمْرَضُ الْمَرِيْضُ، وَتَضِلُّ الضَّالَّةُ وَتَعْرِضُ الْحَاجَةُ[2]

جو شخص حج کا ارادہ رکھتا ہے اسے چاہئے کہ جلد از جلد حج کر لے، کیونکہ بسا اوقات انسان بیمار ہو جاتا ہے، اونٹ یا سواری وغیرہ گم ہو جاتی ہے اور کبھی اور کوئی حاجت پیش

---

[1] سنن الترمذي، كتاب التفسير، باب سورة المنافقون، ح(۳۵۹۱)

[2] مسند أحمد، ح(۱۸۳۳)

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

آجاتی ہے (اور پھر حج نہیں کرسکتا)۔

جس شخص پر حج فرض ہوجائے، اسے چاہئے کہ وہ جلد از جلد اس فریضے سے سبکدوش ہوجائے کیونکہ معلوم نہیں مقدّر میں کیا لکھا ہے، اس سال تندرست ہے، ممکن ہے آئندہ سال بیمار ہوجائے، اس سال مالدار ہے، ممکن ہے آئندہ سال غریب ہوجائے، اس وقت زندہ ہے، ممکن ہے آئندہ حج سے پہلے انتقال کرجائے۔ اللہ تعالیٰ توفیق نصیب فرمائیں۔(آمین)

سفرِ حج سے پہلے

(۱) نیت کی درستگی

حج کا ارادہ رکھنے والے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی نیت کو درست کر لے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ[1]

اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔

اگر نیت اچھی ہوگی تو عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا اور اگر نیت فاسد ہوگی تو عمل مقبول نہیں ہوگا، آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَحُجُّ أَغْنِيَاءُ النَّاسِ لِلنَّزَاهَةِ وَأَوْسَاطُهُمْ لِلتِّجَارَةِ وَفُقَرَاؤُهُمْ لِلْمَسْأَلَةِ وَقُرَّاؤُهُمْ لِلسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ[2]

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ مالدار لوگ سیر و تفریح کی

---

[1] صحيح البخاري، كتاب بدء الوحي، باب كيف كان بدء الوحي، ح(۱)

[2] مسند الفردوس للديلمي، ح(۸۶۸۹)

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

غرض سے، متوسّط طبقے کے لوگ تجارت کی غرض سے، فقراء بھیک مانگنے کے لئے اور قرّاء وعلماء ریاکاری اور دکھلاوے کی غرض سے حج کریں گے۔

اس لئے ہمیں اچھی طرح محاسبہ کرکے اپنی نیت درست کرلینی چاہئے، ہر شخص کو چاہئے کہ اپنے آپ سے سوال کرے کہ میں حج کے لئے کیوں جارہا ہوں؟

ہماری نیت صرف یہ ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارے خالق ہیں، جنہوں نے ہمیں زندگی دی، صحت دی، مال دیا اور ہمیں اس قابل بنایا کہ ہم اس کے گھر تک پہنچ سکیں، ان کے حکم کو پورا کرکے ان کی رضا اور خوشنودی اور ثوابِ آخرت حاصل کرنے کے لئے حج کے لئے جارہے ہیں، یہ نیت کرلینے کے بعد پوری کوشش رہے کہ حج سے پہلے اور حج کے دوران یہی نیت رہے اور حج کے بعد مرتے دم تک بھی یہی نیت باقی رہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضری سے پہلے توبہ

ہم اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے جارہے ہیں، وہ ہمارے آقا ہیں اور ہم ان کے غلام، آقا کے در پر مجرم ہونے کی حالت میں

حاضری کسی صورت میں مناسب نہیں ہے، لہٰذا سفرِ حج سے پہلے چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے سچی توبہ کر لینی چاہئے، چاہے گناہ حقوق اللہ سے متعلّق ہوں یا حقوق العباد سے، توبہ کرنے سے پہلے دو رکعات صلوٰۃ التوبہ بھی پڑھ لیں تو اور بہتر ہے۔

توبہ کا طریقہ:

گناہوں کی دو قسمیں ہیں: حقوق اللہ اور حقوق العباد۔

الف) حقوق اللہ: وہ گناہ جن کا تعلّق اللہ تعالیٰ کے حقوق سے ہے جیسے نماز، روزہ وغیرہ، ان سے توبہ کے لئے تین شرطیں ضروری ہیں:

۱) گناہ کو فوراً چھوڑ دے۔

۲) دل میں ندامت اور پچھتاوا ہو کہ میں کتنا نالائق ہوں کہ اپنے اس خالق کی نافرمانی کرتا رہا جو میرے منعمِ حقیقی ہیں، جنہوں نے مجھے عدم سے وجود بخشا اور بے شمار نعمتیں عطا کیں۔

۳) پکّا ارادہ ہو کہ آئندہ کبھی گناہ نہیں کروں گا۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

مذکورہ شرائط کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ جن عبادات کے

چھوٹنے پر قضا یا کسی قسم کا کفارہ لازم ہوتا ہے اسے بھی ادا کیا جائے، مثلاً نماز نہیں پڑھی ہے تو حساب کر کے تلافی کا پختہ ارادہ کریں اور حسبِ طاقت ان کی قضا شروع کردیں، اسی طرح زکوٰۃ، روزہ، صدقۂ فطر، قربانی وغیرہ کے فرض یا واجب ہونے کے بعد جتنے سالوں تک کوتاہی رہی ہے ان کی تلافی کا پکّا ارادہ کر کے حسبِ استطاعت شروع کردیں۔

ب) **حقوق العباد:** وہ گناہ جن کا تعلّق حقوق العباد سے ہے، مثلاً کسی کو تکلیف پہنچائی، کسی کی غیبت کی، کسی کا مال چھین لیا وغیرہ، ان سے توبہ کے لئے مذکورہ تین شرطوں کے ساتھ ایک اور شرط ہے کہ بندے کا جو حق پامال کیا ہے وہ حق واپس کیا جائے، مثلا اگر مال چھینا ہے تو مال واپس کیا جائے یا معافی مانگ کر صاحبِ حق کو راضی کر لیا جائے، اور اگر وہ حق ایسا ہے کہ واپس کرنا ممکن نہیں ہے، مثلاً کسی کی غیبت کی ہے تو پھر اس بندے سے معافی مانگ کر اس کو راضی کر لیا جائے، اگر اہلِ حقوق وفات پا گئے ہوں تو ان کے لئے دعا و استغفار کریں اور مالی حقوق ان کے وارثوں کو ادا کریں، اگر وارثوں کا پتا نہ چلے تو بلا نیتِ ثواب غریبوں میں تقسیم کردیں۔

جب ان شرطوں کے ساتھ توبہ ہوگی تو قبول ہوگی، اور ایسی توبہ کے بارے میں حدیث شریف میں آتا ہے:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهٗ[1]

گناہوں سے توبہ کرنے والا اس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہیں۔

فائدہ: یہ بات بھی ذہن میں رہے کہ اگر اپنے اوپر کسی کا کوئی واجب مالی حق ہے جیسے قرض، امانت، تو اس کو ادا کردیں ورنہ ادائیگی کی وصیت لکھیں اور اپنے لین دین کے لئے کسی معتمد شخص کو مقرّر کرلیں۔

فائدہ: حج کے لئے جانے سے پہلے لوگ ایک دوسرے سے اسی لئے ملتے ہیں کہ اگر کسی کے حق میں کوئی کوتاہی ہوئی ہو تو اسے معاف کرالیں گے، لیکن یاد رہے کہ صرف زبانی اور اوپر اوپر سے معاف کرانے سے حق معاف نہیں ہوتا، اگر کسی کی حق تلفی ہوئی ہے تو پھر اس کے ساتھ معافی کے وقت ایسا طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے جس سے اس کا دل راضی ہو جائے۔

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب الزهد، ذكر التوبة، ح(۴۲۸۴)

آج کل ایک عام غلطی یہ ہو رہی ہے کہ ہم ان لوگوں سے تو ملاقات کر کے معافی مانگتے ہیں جن سے ہمارے تعلّقات اچھے ہیں، اور جن لوگوں سے قطع تعلّق یا اختلاف ہے اور جن سے صلح صفائی کی ضرورت ہے ان سے نہیں ملتے، اس لئے رشتہ دار اور ملنے جلنے والوں سے بہت اہتمام سے صلح کر کے معاملات کی صفائی کر لینی چاہئے، اگر ماں باپ ناراض ہوں تو انہیں بھی ہر قیمت پر راضی کر لینا چاہئے۔

(۳) اللہ جلّ شانہٗ پر بھروسہ

پہلی مرتبہ حج کے لئے جانے والوں کو ایک قسم کی گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے، اس کی ایک وجہ تو فطری ہے کہ جب کوئی شخص کسی انجان ملک کا سفر کرتا ہے تو اسے گھبراہٹ محسوس ہوتی ہے، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ کچھ لوگ سفرِ حج سے واپسی پر اس سفر کے متعلّق خواہ مخواہ منفی باتیں کرتے ہیں۔

میری آپ سے درخواست ہے کہ ہر قسم کی فکر کو ذہن سے نکال دیجئے، یہ سفر ننانوے فیصد راحت والا ہے، اگر کسی کو تکلیف پیش آتی ہے تو وہ بہت معمولی ہوتی ہے جو دنیا کے ہر سفر میں ہوتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے:

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ[1]

سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔

کسی دوسرے ملک کا سفر کرتے ہوئے بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لیکن شیطان ہمارا دینی نقصان کرنے کے لئے حج کے سفر کی معمولی تکلیف کا بھی ذہن میں بار بار خیال لاتا ہے تا کہ حاجی سے ان مقاماتِ مقدّسہ کی بُرائی بیان کروا کر اس کی نیکیوں کو برباد کرے اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کے دوسرے بندوں کو بھی خوف زدہ کر کے حج سے محروم رکھے، ظاہر ہے کہ سفر میں کچھ نہ کچھ تکلیف تو پیش آتی ہے، یہ سفر بھی دوسرے ملک کا ہے، پھر وہاں کئی لاکھ انسان ایک جگہ میں ایک ساتھ وقت گزارتے ہیں، اور پھر حج کے دنوں میں بعض اوقات یہ سارے کے سارے ایک ہی وقت میں ایک ہی کام کر رہے ہوتے ہیں، تو ظاہر ہے کہ کچھ نہ کچھ تکلیف تو ہوگی، مگر اتنی نہیں جتنی لوگ خیال کرتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا مظہر ہے کہ اتنے لاکھ حاجی اپنے سارے کام ایک مقرّر وقت میں ایک ہی جگہ پر اتنی آسانی کے ساتھ کر لیتے ہیں، حقیقت یہی ہے کہ حج کا سارا نظام اللہ تعالیٰ ہی چلاتے ہیں، یہ نظام کسی تنظیم یا حکومت کے بس کا نہیں ہے۔

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب السفر قطعة من العذاب، ح(۱۸۰۴)

میرے بھائیو! بیت اللہ شریف پر صرف ایک نگاہ ڈالنے سے آنکھوں کو جو ٹھنڈک پہنچتی ہے اور دل کو جو سرور ملتا ہے، صرف یہی ایک نعمت اتنی قیمتی ہے کہ اس کے مقابلے میں دنیا بھر کی مصیبتیں ہیچ ہیں، آپ حضرات اس قسم کی منفی باتوں کی طرف توجّہ نہ کریں، ان شاء اللہ بہت آسانی سے سفر طے ہوگا۔

میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ حجّاج کو تسلّی کی ایک بہت عمدہ بات بتلایا کرتے تھے، فرماتے تھے کہ جب ہم کسی کے یہاں جاتے ہیں تو ہم نہ بستر کی فکر کرتے ہیں نہ ناشتے کی، نہ دوپہر کے کھانے کی نہ چائے کی اور نہ شام کے کھانے کی، ان سب چیزوں کی فکر میزبان کرتا ہے، وہ ہماری ہر چیز کی فکر رکھتا ہے اور پوچھتا رہتا ہے کہ کسی چیز کی ضرورت تو نہیں؟ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ جب ایک انسان کی یہ حالت ہے کہ وہ اپنے مہمانوں کا پورا خیال رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جو ربّ العالمین ہیں، بہت مہربان اور رحم کرنے والے ہیں، جن کے لئے تمام مخلوق کی ضرورتیں پوری کرنا کچھ مشکل نہیں، وہ ہمارے میزبان ہوں تو کیا وہ ہماری ضرورتیں پوری نہیں کریں گے؟ بس ذہن میں یہ بٹھاؤ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مہمان بن کر جا رہے ہیں اور وہ ہماری تمام ضرورتیں پوری فرمائیں گے۔

اگر سفر کے دوران کوئی چھوٹی موٹی تکلیف پیش آجائے تو یہ سوچیں کہ اگر ہم نے اپنی پچھلی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہ کی ہوتی تو اس تکلیف سے نہ گزرنا پڑتا، یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس قسم کی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں کے ذریعے ہمارے گناہوں کو معاف کرکے آخرت کی ہمیشہ کی بڑی تکلیف سے نجات دے رہے ہیں۔

یہ بات بھی عرض کردوں کہ حج سے واپسی پر وہاں کی اچھی باتوں کا تذکرہ کرنا چاہئے، دو چار تکلیف دہ باتوں کا بار بار تذکرہ شیطانی چال ہے جس کے ذریعے وہ ہمارے حج کے ثواب کو بھی برباد کرتا ہے اور دوسروں کو بھی وہاں جانے سے روکتا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ دوسروں کے حج نہ کرنے کا ہم سبب بن جائیں اور آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہماری پکڑ ہو۔

(۴) رفقاءِ سفر

ساتھیوں کے انتخاب میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ وہ نیک اور صالح ہوں، نیکی اور تقوے کے کاموں میں معین و مددگار ہوں، عبادت میں ہماری ہمّت افزائی کرنے والے ہوں، آخرت کی طرف متوجّہ کرنے والے ہوں، اور ہماری دینی روحانی ترقّی کی فکر

کرنے والے ہوں، اگر وہ پہلے حج کر چکے ہوں تو اور اچھا ہے اور اگر عالمِ دین بھی ہوں تو نورٌ علی نور۔

یہ خیال بھی رہے کہ ساتھیوں کی جماعت چھوٹی ہو، اور ساتھی سب ہم مزاج اور ہم خیال ہوں، جب ہم مزاج ساتھی نہیں ہوتے تو کوئی نہ کوئی گڑبڑ ضرور ہوتی ہے، اور ایسے مبارک سفر میں رنجشوں کا پیدا ہونا اور پھر اسی حالت میں حج کرنا اچھی بات نہیں ہے، دیکھا گیا ہے کہ اس سفر میں جن لوگوں سے محبت پیدا ہو جاتی ہے وہ زندگی بھر رہتی ہے اور ناراضگی بھی زندگی بھر رہتی ہے۔

وہاں دوستیوں کے چکر میں نہ پڑیں، ہم یہ مبارک سفر اللہ تعالیٰ کو دوست بنانے کے لئے اختیار کر رہے ہیں، لہٰذا مخلوق کی دوستیوں میں اپنا وقت ضائع کرنے کے بجائے اپنے آپ کو اس پورے سفر میں ایسے کاموں میں مشغول رکھیں جن سے اللہ تعالیٰ کی ولایت (خاص دوستی) نصیب ہو۔

(۵) غیر ضروری سامان

اپنے ساتھ صرف ضروری سامان لے جائیں، سامان کم ہوگا تو کسٹم (customs) میں اور پورے سفر میں ہر جگہ بڑی سہولت

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

رہے گی، عموماً ایسا ہوتا ہے کہ لوگ ضرورت سے زائد سامان لے جاتے ہیں اور پھر پریشانی اُٹھاتے ہیں، الحمدللہ، حرمین شریفین میں ضرورت کی سب چیزیں ملتی ہیں۔

اپنی ذاتی ضرورت کی چیزوں کے علاوہ حج کے مسائل اور فضائل کی کتابیں، دعا کی کتابیں[۱]، قبلہ نما (compass)، مصلّی، احرام کی چادریں اور چپّل لے لیں، اسی طرح پیسے وغیرہ قیمتی چیزیں رکھنے کے لئے پیٹی (pouch) یا پرس بھی لے لیں، دو چھوٹی تھیلیاں بھی لے لیں تا کہ رمی کے لئے کنکریوں کو رکھنے میں کام آئیں، ایک دو چادر بھی لے جائیں تا کہ بوقتِ ضرورت پردے کے لئے کام آسکیں، بہت سے لوگ ہوٹل کے تکیے اور چادریں وغیرہ منیٰ لے جاتے ہیں، یہ گناہ کا کام ہے، اس سے خوب بچنا چاہئے۔

(٦) رسوم سے بچیں

یہ سفر مبارک ہے اس لئے اسے ہر قسم کی رسم اور رواج سے پاک رکھنا چاہئے، بہت سے کام ہم دیکھا دیکھی کرتے ہیں، جیسے جانے والوں کی دعوت، یہ بات یاد رہے کہ جو عمل کسی کو دکھانے کے لئے کیا

---

[۱] الحزب الاعظم، مناجاتِ مقبول، جامع الدعاء وغیرہ۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہوتا ہے، ہاں اگر کوئی خلوص اور محبت سے دعوت کرے تو اس میں اجر وثواب ہوگا، لیکن اس نیت سے کہ سب ہی رشتہ دار بلا رہے ہیں اس لئے ہمیں بھی بلانا ہی پڑے گا، یہ صحیح نہیں ہے۔

اس کے بعد حج کے لئے جانے والے سب کی دعوت کرتے ہیں، اس کے لئے ہال کرایہ پر لیا جاتا ہے اور اس میں بہت سی وہ بُرائیاں ہوتی ہیں جو شادیوں کی دعوت میں ہوا کرتی ہیں، یہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی باتیں ہیں، اس قسم کے تکلّفات، رسوم ورواج اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والے کاموں سے بچنا چاہئے اور سادگی اور سنّت طریقے کو اختیار کرنا چاہئے۔

(۷) حج کے مسائل کو سیکھنا

جانے والے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی پسندیدہ زبان میں کسی تجربہ کار معتبر عالم کی حج وعمرہ اور زیارتِ مدینہ منوّرہ کے مسائل اور آداب پر لکھی ہوئی کتاب حاصل کرلیں، یہ کتاب نہ بہت مختصر ہو نہ بہت طویل۔

کتاب کا بہت غور سے مطالعہ کریں اور کوشش کریں کہ اس

مبارک سفر سے پہلے حج اور عمرہ کے ضروری مسائل سے پوری طرح واقفیت ہو جائے، اگر کتاب کسی اچھے تجربہ کار عالم کی رہنمائی میں سبقاً سبقاً پڑھ لیں تو بہت بہتر ہے، اگر نہیں تو مطالعہ کے دوران جو بات سمجھ میں نہ آئے اسے نوٹ کر لیں اور کسی معتبر عالم یا مفتی سے سمجھ لیں۔

کتاب کا بار بار مطالعہ کریں اور سمجھ میں نہ آنے کی صورت میں علماء سے استفسار کریں، حج کے مسائل پر علماءِ کرام کے پروگرام میسّر آجائے تو غنیمت سمجھ کر شرکت کریں، غرض حج کے مسائل سیکھنے کا خوب اہتمام کریں یہاں تک کہ حج کا طریقہ اتنا مستحضر ہو جائے کہ وہاں غلطی کرنے والوں کو دیکھ کر آپ کو اپنی معلومات کے بارے میں کسی قسم کا تردّد نہ ہو، بلکہ پورا اطمینان رہے کہ آپ جس طریقے سے ارکان ادا کر رہے ہیں وہ بالکل صحیح ہے۔

بہتر یہ ہے کہ صرف ایک کتاب منتخب کر لیں، کبھی کبھی کئی کتابیں پڑھنے سے اُلجھن پیدا ہوتی ہے اس لئے کہ ہر کتاب کا انداز الگ ہوتا ہے جس کی وجہ سے حج کے طریقے کو سمجھنے میں دقّت ہوتی ہے۔

(۸) فضائلِ حج

مسائل کی کتاب کے ساتھ حج میں روح اور جان پیدا کرنے کے

لئے ہمارے حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نوّر اللہ مرقدہ کی کتاب ''فضائلِ حج'' کا بہت اہتمام سے مطالعہ کریں۔

رمضان کے بعد سے تقریباً تمام مسجدوں میں تعلیم کے حلقوں میں یہی کتاب پڑھ کر سنائی جاتی ہے، اس لئے ان حلقوں میں شرکت کریں، اور اس کے علاوہ اپنے گھر میں بھی اس کی تعلیم کریں اور خود بھی مطالعہ کریں، سفر میں بھی ساتھ لے جائیں اور اس کو پڑھنے کا اہتمام رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

مجمع الدعوة الإسلامي
ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

روانگی

مشورہ: روانہ ہونے سے پہلے یہ فیصلہ کرلینا چاہئے کہ آپ پہلے مکّہ مکرّمہ جارہے ہیں یا مدینہ منوّرہ؟

اگر آپ پہلے مدینہ منوّرہ جارہے ہیں تو آپ کو احرام کی ضرورت نہیں ہے، آپ تسہیل الزیارہ کا مطالعہ کریں اور اس کے مطابق عمل کریں۔

اگر آپ پہلے مکّہ مکرّمہ جارہے ہیں تو آپ کو میقات سے گزرنے سے پہلے احرام میں آنا پڑے گا، لہٰذا اپنی ہینڈ بیگ (hand luggage) میں چپل اور احرام کی چادریں رکھ لیں۔

بہتر یہ ہے کہ چادریں سفید اور نئی یا دھلی ہوئی ہو۔

مشورہ: اگر چار چادریں رکھ لیں تو بہتر ہے تاکہ راستے میں چادروں کے ناپاک وغیرہ ہوجانے کی صورت میں پریشانی نہ ہو۔

مشورہ: سفر میں اپنے ساتھ کھانے کی ہلکی پھلکی کچھ چیزیں (snacks) بھی لے لیں تاکہ ضرورت کے وقت کام آئیں۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

(۱) اگر آپ پہلے مکّہ مکرّمہ جارہے ہیں تو گھر سے روانہ ہونے سے پہلے وہ سارے کام کرلیں جو اس وقت جائز ہیں اور احرام میں آنے کے بعد ممنوع ہونے والے ہیں، مثلاً بالوں کو کاٹنا، زیرِ ناف اور بغل کے بالوں کو صاف کرنا، ناخن تراشنا، میاں بیوی کے تعلّقات وغیرہ، اسی طرح روانہ ہونے سے پہلے بہتر ہے کہ غسل بھی کرلیں اس لئے کہ یہ سارے کام ائیرپورٹ پر یا راستے میں مشکل ہوں گے۔

(۲) روانگی سے پہلے اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعات نفل پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں۔

(۳) نماز سے فارغ ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور درود شریف کے بعد دعا کریں، سفر کی آسانی اور قبولیت کے لئے بھی دعا کریں اور اپنے گھر، کاروبار اور اہل وعیال کی حفاظت کے لئے بھی، یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے محبوب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے اور آپ کے نیک بندوں نے اس موقع پر جتنی دعائیں مانگی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرمالیں۔

مسئلہ: اگر مکروہ وقت ہو تو نفل نماز پڑھے بغیر صرف دعا کرلیں۔

مفید مشورہ: پورے سفر میں اس بات کا اہتمام رہے کہ جب جب بھی آپ دعا کریں تو دین و دنیا کی حاجتیں مانگ لینے کے بعد یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے نبی ﷺ نے اور آپ کے نیک بندوں نے اس موقع پر جو جو دعائیں مانگی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرما۔

(۴) دعا کے بعد اپنے اہل و عیال اور دوست احباب سے الوداعی ملاقات کریں، روانہ ہوتے وقت چہرے سے خوشی ظاہر ہونی چاہئے، آپ اپنے بیوی بچّوں کو اور ماں باپ کو چھوڑ کر جا رہے ہیں، اس لئے طبعی غم ضرور ہوگا، لیکن جن مبارک جگہوں میں آپ جا رہے ہیں وہ دنیا کی ہر چیز سے بہتر اور افضل ہیں، اس لئے دل اگر غمگین ہو تب بھی چہرے پر اس کا اثر ظاہر نہیں ہونا چاہئے۔

(۵) روانہ ہونے سے پہلے اور ہو جانے کے بعد صدقہ بھی کریں۔

مشورہ: ضرورت سے زائد لوگوں کو ائیر پورٹ پر نہیں لے جانا چاہئے اس لئے کہ وقت کو ضائع کرنے کے علاوہ فضول خرچی اور دکھاوا بھی ہوتا ہے، عورتوں کے لئے تو وہاں پردے کا اہتمام بھی دشوار ہوتا ہے۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

سفر کے دوران

سفر کے دوران گناہوں سے اجتناب، سنّت کی پابندی اور دعاؤں کا اہتمام ہو، ہاتھ میں تسبیح رکھیں تاکہ ذکر کا اہتمام اور فضول باتوں سے حفاظت رہے، آپس میں دین کی باتیں ہوں، آنکھ، کان، زبان اور باقی اعضاء وجوارح کے ہر قسم کے چھوٹے بڑے گناہوں سے مکمل پرہیز ہو، اس مبارک سفر کی نعمت پر سفر کے دوران اور واپس گھر لوٹنے کے بعد بھی خوب شکرادا کرتے رہیں کہ یہ ہر ایک کو میسّر نہیں آتی، زبان اور دل کے شکر کے ساتھ حقیقی شکر بھی ضروری ہے کہ پورے سفر میں اور واپسی کے بعد بھی ہم ایسا کوئی کام نہ کریں جو ہمارے خالق کی ناراضگی کا سبب بن جائے۔

مسئلہ: چونکہ یہ سفر اڑتالیس (۴۸) میل سے زیادہ کا ہے اس لئے بستی سے نکلتے ہی آپ مسافر ہو جائیں گے، لہٰذا نمازوں میں قصر کریں گے، یعنی ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں چار رکعات کے بجائے دو رکعات پڑھیں گے، (البتہ مقیم امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ چار رکعات ہی ادا کریں گے)، فجر کی دو اور مغرب کی تین ہی پڑھیں گے، وتر بھی تین ہی رہے گی، جہاں سہولت اور اطمینان کے

ساتھ ہو سکے وہاں بہتر یہی ہے کہ سنتوں اور نوافل کا بھی اہتمام کریں، اگر جلدی ہے یا کوئی دشواری ہے تو چھوڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

فائدہ: اگر آپ پہلے مکّہ مکرّمہ جارہے ہیں تو ائیرپورٹ پہنچنے سے پہلے یہ طے کرلینا چاہئے کہ آپ حج کی تین قسموں میں سے کون سا حج کرنے والے ہیں؟

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

حج کی تین قسمیں

۱)حجِّ قران

حجِّ قران کرنے والا ایک ہی سفر میں ایک ہی احرام سے حج اور عمرہ دونوں کرتا ہے، حجِّ قران کرنے والے کو قارِن کہا جاتا ہے، میقات پر عمرہ اور حج دونوں کی نیت کے ساتھ احرام میں داخل ہوگا، پھر مکّہ مکرّمہ جا کر عمرہ کرے گا، مگر سعی سے فارغ ہونے کے بعد حلق نہیں کرائے گا، بلکہ احرام کی حالت میں رہ کر حج بھی اسی احرام کے ساتھ کرے گا، حجِّ قران کرنے والے کے لئے مسنون ہے کہ عمرے سے فارغ ہونے کے بعد طوافِ قدوم کرے، حجِّ قران کرنے والا دسویں ذی الحجّہ کی رمی، دمِ شکر (حج کی قربانی) اور حلق سے فارغ ہوکر احرام سے نکلے گا، حجِّ قران میں دمِ شکر (حج کی قربانی) واجب ہے۔

اگر آپ حجِّ قران کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو:

۱)میقات پر یا میقات سے پہلے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھیں۔(احرام باندھنے کا طریقہ ص ۵۴ پر ''احرام'' کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔)

فائدہ: احرام کی نیت کرتے ہوئے یہ بات ذہن میں رہے کہ آپ کو عمرہ اور حج دونوں کی نیت کرنی ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ

اے اللہ! میں (آپ کی رضا کے لئے) حج اور عمرے کا ارادہ کرتا ہوں/ کرتی ہوں، ان دونوں کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور ان دونوں کو میری طرف سے قبول فرما لیجئے۔

۲) مکّہ مکرّمہ پہنچ کر عمرہ کریں، خیال رہے کہ صرف طواف اور سعی کرنا ہے، حلق یا قصر نہ کریں۔ (ص ۶۷ پر طواف اور سعی کے احکام ملاحظہ فرمائیں۔)

۳) سعی کرنے کے بعد طوافِ قدوم کریں۔

مسئلہ: طوافِ قدوم سعی کے بعد فوراً کرنا ضروری نہیں ہے، ہاں جتنا جلدی کرلیں اتنا اچھا ہے۔

مسئلہ: حجِّ قران کرنے والے حج کی سعی طوافِ قدوم کے بعد بھی کرسکتے ہیں اور طوافِ زیارت کے بعد بھی، مگر طوافِ قدوم کے بعد افضل ہے۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

۴) اگر آپ حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنے والے ہیں تو آپ طوافِ قدوم میں نہ رمل کریں گے نہ اضطباع، اور اگر آپ یہ سعی طوافِ قدوم کے بعد کرنے والے ہیں تو طواف کے پہلے تین چکّروں میں رمل اور تمام چکروں میں اضطباع بھی کریں گے اور اس کے بعد سعی کریں گے، عورتوں کے لئے دونوں صورتوں میں نہ رمل ہے نہ اضطباع۔ (سعی کا طریقہ ص ۹۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔)

۵) سعی کے بعد آپ حلق نہیں کرائیں گے اور حج تک احرام کی حالت میں رہیں گے، حج کے لئے نئے سرے سے احرام میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حج کے پانچ دن کے احکام تسہیل الحج حصّہ دوم سے ملاحظہ فرمائیں اور اس کے مطابق حج کریں۔

۲) حجّ تمتّع

حجِّ تمتّع کرنے والا بھی ایک ہی سفر میں حج اور عمرہ دونوں کرتا ہے، حجِّ تمتّع کرنے والے کو متمتِّع کہا جاتا ہے، میقات پر جب احرام میں داخل ہوگا تو صرف عمرے کی نیت کرے گا، پھر مکّہ مکرّمہ پہنچ کر طواف اور سعی کے بعد حلق کرائے گا اور احرام کی پابندیوں سے آزاد

ہو جائے گا، اب یہ مکّہ مکرّمہ میں حج کے دنوں تک احرام کی پابندیوں کے بغیر رہے گا۔

اس کے بعد وہ آٹھویں ذی الحجّہ کو یا اس سے پہلے حج کی نیت سے دوبارہ احرام میں داخل ہوکر حج کرے گا، دسویں ذی الحجہ کی رمی، دمِ شکر (حج کی قربانی) اور حلق سے فارغ ہوکر احرام سے نکلے گا، حجِّ تمتّع میں بھی دمِ شکر (حج کی قربانی) واجب ہے۔

اگر آپ حجِّ تمتّع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو آپ ص ۵۴ سے عمرے کا طریقہ ملاحظہ فرمائیں، پھر حج کے پانچ دن کے احکام تسہیل الحج حصّہ دوم سے ملاحظہ فرمائیں اور اس کے مطابق حج کریں۔

۳) حجِّ افراد

حجِّ افراد کرنے والا صرف حج کرتا ہے، حجِّ افراد کرنے والے کو مُفرِد کہا جاتا ہے، میقات پر جب احرام میں داخل ہوگا تو وہ صرف حج کی نیت کرے گا، مکّہ مکرّمہ پہنچ کر طوافِ قدوم کرے گا، طوافِ قدوم سے فارغ ہونے کے بعد احرام ہی میں رہے گا اور آٹھویں ذی الحجّہ کو منیٰ جائے گا اور حج کرے گا، دسویں ذی الحجہ کی رمی کر کے حلق کے بعد احرام سے نکلے گا، حجِّ افراد میں دمِ شکر (حج کی قربانی) مستحب ہے۔

اگر آپ حجِّ افراد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو:

۱)میقات پر یا میقات سے پہلے صرف حج کا احرام باندھیں۔ (احرام باندھنے کا طریقہ ص ۵۴ پر ''احرام'' کے عنوان کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔)

فائدہ: احرام کی نیت کرتے ہوئے یہ بات ذہن میں رہے کہ آپ کو صرف حج کی نیت کرنی ہے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّي أُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِيْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّيْ

اے اللہ! میں (آپ کی رضا کے لئے) حج کا ارادہ کرتا ہوں/کرتی ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور اس کو میری طرف سے قبول فرما لیجئے۔

۲) مکّہ مکرّمہ پہنچ کر طوافِ قدوم کریں۔ (طواف کا طریقہ ص ٦٧ پر ملاحظہ فرمائیں۔)

مسئلہ: حجِّ افراد کرنے والے حج کی سعی طوافِ قدوم کے بعد بھی کر سکتے ہیں اور طوافِ زیارت کے بعد بھی، مگر طوافِ زیارت کے بعد افضل ہے۔

۳) اگر آپ حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنے والے ہیں

تو آپ طوافِ قدوم میں نہ رمل کریں گے نہ اضطباع، اور اگر آپ یہ سعی طوافِ قدوم کے بعد کرنے والے ہیں تو طواف کے پہلے تین چکّروں میں رمل اور تمام چکروں میں اضطباع بھی کریں گے اور اس کے بعد سعی کریں گے، عورتوں کے لئے دونوں صورتوں میں نہ رمل ہے نہ اضطباع۔ (سعی کا طریقہ ص ۹۶ پر ملاحظہ فرمائیں۔)

۴) سعی کے بعد آپ حلق نہیں کرائیں گے اور حج تک احرام کی حالت میں رہیں گے، حج کے لئے نئے سرے سے احرام میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حج کے پانچ دن کے احکام تسہیل الحج حصّہ دوم سے ملاحظہ فرمائیں اور اس کے مطابق حج کریں۔

فائدہ: حجِّ افراد اور حجِّ قران کرنے والوں کو عموماً دیر تک احرام میں رہنا پڑتا ہے جب کہ حجِّ تمتّع کرنے والوں کو نہیں، وہ عمرہ کر کے حلق سے فارغ ہو کر حج تک احرام کی پابندیوں سے آزاد رہتے ہیں اس لئے اس میں آسانی رہتی ہے، اسی وجہ سے اکثر لوگ حجِّ تمتّع کرتے ہیں، البتہ فضیلت کے اعتبار سے حجِّ قران افضل ہے، پھر حجِّ تمتّع اور اخیر میں حجِّ افراد۔

مسئلہ: حجِّ تمتع اور حجِّ قران حدودِ میقات کے باہر رہنے والوں کے لئے ہے، حدودِ میقات کے اندر رہنے والوں کے لئے صرف حجِّ افراد ہے۔

مشورہ: اگر حجِّ بدل کا ارادہ ہے تو اس کے بارے میں کسی عالم یا مفتی سے رہنمائی حاصل کریں۔

عمرے کا طریقہ

احرام

حج یا عمرے کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنے کو احرام کہتے ہیں۔

عام لوگوں کی بول چال میں اُن دو چادروں کو بھی احرام کہا جاتا ہے جو مرد حضرات احرام کی حالت میں پہنتے ہیں۔

صرف احرام کی چادریں پہن لینے سے احرام شروع نہیں ہوتا، اسی طرح صرف تلبیہ پڑھنے سے یا صرف نیت کرنے سے بھی احرام شروع نہیں ہوتا، نیت اور اس کے بعد تلبیہ پڑھنے سے احرام شروع ہوتا ہے۔

مسئلہ: عمرے یا حج کے لئے جانے والوں کو میقات سے گزرنے سے پہلے احرام میں آجانا ضروری ہے۔

فائدہ: میقات وہ جگہ ہے جہاں سے مکّہ مکرّمہ کے ارادے سے جانے والے بغیر احرام کے نہیں گزر سکتے، ان پر عمرے یا حج کا احرام واجب ہے۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

مکّہ مکرّمہ جانے والوں کے لئے میقات ان کی جائے سکونت کے اعتبار سے مختلف ہوں گے، اس لئے ہر ایک اپنے ملک کے اعتبار سے احرام میں داخل ہوگا، انگلینڈ، امریکہ، کنیڈا، یورپ، ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش وغیرہ سے ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے اگر سیدھے مکّہ مکرّمہ جارہے ہیں تو ان کے لئے جدّہ پہنچنے سے پہلے احرام میں آجانا ضروری ہے اس لئے کہ جدّہ اترنے سے پہلے میقات پر سے گزر ہوجاتا ہے، اگر بغیر احرام کے جدّہ میں داخل ہوگئے تو گناہ ہوگا اور دم بھی لازم ہوگا۔

(۱) احرام میں داخل ہونے سے پہلے مستحب ہے کہ وہ سارے کام کرلئے جائیں جو عام طور پر جائز ہوتے ہیں مگر احرام میں آنے کے بعد ممنوع ہو جاتے ہیں، جیسے میاں بیوی کے تعلّقات، ناخن تراشنا، بالوں کو کاٹنا وغیرہ۔

مشورہ: چونکہ ان میں سے بہت سے کام ایئرپورٹ پر یا راستے میں ممکن نہیں ہیں اس لئے گھر سے روانہ ہونے سے پہلے ہی ان کاموں سے فارغ ہوجانا چاہئے۔

(۲) جس جگہ پر احرام میں داخل ہورہے ہیں، وہاں اگر سہولت کے ساتھ ہوسکے تو غسل کرلیں، ورنہ وضوء۔

مسئلہ: حیض اور نفاس والی عورتوں کے لئے بھی احرام میں داخل ہونے سے پہلے غسل یا وضوء مسنون ہے۔

(۳) مرد حضرات احرام کی نیت کرنے سے پہلے تمام سلے ہوئے کپڑے اتار کر احرام کی دو چادریں پہن لیں، ایک بدن کے اوپر والے حصّے پر اوڑھیں اور دوسری نیچے والے حصّے پر ناف کے اوپر باندھیں، اوپر کی چادر کو اس طرح پہنیں کہ دونوں کندھے چادر میں چھپے رہیں، ایسے جوتے یا چپل بھی اتار دیں جن سے پیروں کے پشت کی ابھری ہوئی ہڈی اور ٹخنے ڈھک جاتے ہو۔

خواتین کو اپنے احرام میں داخل ہونے کے لئے کسی مخصوص لباس کی ضرورت نہیں، وہ اپنے سلے ہوئے کپڑوں میں ملبوس رہیں، صرف اتنی پابندی ہے کہ احرام میں آنے کے بعد چہرے پر کپڑا نہیں لگنا چاہئے، اس کے علاوہ ان کے لئے برقع، اوڑھنی، دستانے، موزے اور جوتے سب پہننا جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ دستانے نہ پہنیں۔

مسئلہ: بعض عورتیں احرام میں آنے سے پہلے اپنے سر پر ایک کپڑا باندھ لیتی ہیں اور سمجھتی ہیں کہ اب احرام سے نکلنے تک اس کو اتارنا جائز نہیں ہے، شریعت میں ایسا کوئی حکم نہیں ہے، اس غلط خیال کی وجہ سے وہ وضوء کے وقت بھی اس کپڑے کو نہیں اتارتیں اور اسی پر

مسح کرتی ہیں، ظاہر ہے کہ اس طرح وضوء نامکمّل رہتا ہے اور ایسی عورتیں اس مبارک سفر میں بھی نمازوں کی برکتوں سے محروم رہتی ہیں، اگر کسی نے سر پر کوئی کپڑا پر دے یا اپنی کسی دوسری ضرورت کی وجہ سے باندھا ہے تو ضروری ہے کہ وضوء کرتے وقت اس کپڑے کو ہٹا کر سر کے بالوں پر مسح کرے۔

مسئلہ: مردوں کے لئے نیچے کی چادر کے دونوں کناروں کو لنگی کی طرح سی لینا بھی جائز ہے، اس کی وجہ سے دم یا صدقہ نہیں ہوگا، مگر مستحب یہ ہے کہ سِلائی بالکل نہ ہو۔

مسئلہ: اگر کسی وجہ سے احرام کی چادریں بدلنے کی ضرورت پیش آئے تو بدل سکتے ہیں، اس سے احرام میں کوئی خرابی نہیں آتی۔

مسئلہ: اپنا پیسہ وغیرہ رکھنے کے لئے پیٹی (pouch) بھی باندھ سکتے ہیں۔

مسئلہ: دائیں بغل کے نیچے سے چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا اور دائیں کندھے کو کھلا رکھنا صرف طواف کی حالت میں مسنون ہے، بہت سے لوگ ہر وقت دایاں مونڈھا کھلا رکھتے ہیں، یہ غلط ہے۔

(۴) مرد حضرات اپنے جسم پر ایسی خوشبو لگائیں جس کا دھبّہ نہ

رہے، سر اور ڈاڑھی میں تیل بھی لگائیں، احرام کی چادروں پر خوشبو نہ لگائیں۔

(۵) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر احرام کی نیت سے دو رکعات نفل پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں۔

مسئلہ: اگر مکروہ وقت ہو تو دو رکعات نہ پڑھیں، اسی طرح حیض اور نفاس والی عورت بھی ان دو رکعتوں کو چھوڑ دے اور نماز پڑھے بغیر ہی نیچے بتلائے ہوئے طریقے کے مطابق عمرے کی نیت کرے۔

(٦) نماز سے فارغ ہونے کے بعد مرد حضرات سر سے چادر ہٹا لیں، البتہ دونوں کندھے چادر ہی میں رکھیں، عورتیں بھی اس کا خیال رکھیں کہ چہرے پر کپڑا نہ لگے۔

(۷) اب اس طرح نیت کریں:

حجِّ قران:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ الْحَجَّ وَالعُمْرَةَ فَيَسِّرْهُمَا لِيْ وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّيْ

اے اللہ! میں (آپ کی رضا کے لئے) حج اور عمرے کا

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

ارادہ کرتا ہوں/ کرتی ہوں، ان دونوں کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور ان دونوں کو میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔

حجِّ تمتع:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ

اے اللہ! میں (آپ کی رضا کے لئے) عمرے کا ارادہ کرتا ہوں/ کرتی ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور اس کو میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔

حجِّ افراد:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُرِيْدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّيْ

اے اللہ! میں (آپ کی رضا کے لئے) حج کا ارادہ کرتا ہوں/ کرتی ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور اس کو میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔

مسئلہ: نیت کا دل سے ہونا ضروری ہے، اگر دل میں نیت کر لی اور زبان سے کچھ نہیں کہا تب بھی کافی ہے، مگر دل کے ساتھ زبان سے بھی نیت کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: نیت کا عربی زبان میں ہونا ضروری نہیں ہے؛ اردو،

گجراتی، انگریزی یا کسی اور زبان میں بھی کر سکتے ہیں۔

(٨)اس کے بعد مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں:

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ[1]

میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور تمام نعمتیں اور بادشاہت آپ ہی کے لئے ہیں، آپ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

(٩) نیت کے بعد تلبیہ پڑھتے ہی آپ احرام میں داخل ہو جائیں گے اور ممنوعاتِ احرام کی پابندی شروع ہو جائے گی۔

مسئلہ: تلبیہ کا زبان سے کہنا شرط ہے۔

مسئلہ: تلبیہ ایک دفعہ پڑھنا شرط ہے اور تین دفعہ پڑھنا سنّت ہے۔

مسئلہ: صرف چادریں پہننے سے کوئی احرام میں نہیں آتا، اسی

[1] صحيح البخاري، كتاب الحج، باب التلبية، ح(١٥٦٢)

طرح صرف نیت سے یا صرف تلبیہ پڑھنے سے کوئی احرام میں نہیں آتا، احرام میں آنے کے لئے نیت اور تلبیہ دونوں ضروری ہیں۔

مسئلہ: تلبیہ عربی میں ضروری نہیں، ہاں افضل ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کو تلبیہ یاد نہیں ہے اور دوسرا کوئی شخص پڑھا دے، یا وہ خود تلبیہ کی جگہ کوئی ایسا کلمہ پڑھ لے جس میں اللہ تعالیٰ کی تعظیم ہو، جیسے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وغیرہ تو یہ بھی کافی ہے۔

مسئلہ: اگر کسی جگہ صرف عورتیں ہی ہوں اور مردوں کے کانوں تک ان کی آواز پہنچنے کا اندیشہ نہ ہو تو وہ بھی تلبیہ کسی قدر بلند آواز سے پڑھ سکتی ہیں۔

مسئلہ: تلبیہ ہر شخص اپنے طور پر پڑھے، مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ سے، جماعت کی شکل میں مل کر لبّیک پڑھنا خلافِ سنّت ہے۔

مشورہ: بہتر ہے کہ عمرہ اور حج کے لئے جانے والا ہر شخص تلبیہ سیکھ لے اس لئے کہ احرام میں آنے کے بعد کثرت سے تلبیہ پڑھنا مطلوب ہے اور عمرہ اور حج کرنے والوں کے لئے یہ بہترین ذکر ہے۔

(۱۰) اب دل لگا کر دعا کریں کہ یہ قبولیت کی گھڑی ہے، اپنی دنیوی اخروی تمام ضروریات کے لئے دعا کریں، اس موقع پر یہ دعا مستحب ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ

اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے غصّے اور جہنم سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔

یہ دعا بھی ضرور کریں کہ اے اللہ! ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے نیک بندوں نے اس موقع پر جو جو دعائیں مانگی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرمالیں۔

نیت اور تلبیہ کے سلسلے میں ایک مفید مشورہ

ہوائی جہاز سے جانے والے لوگوں کے لئے ایک مفید مشورہ یہ ہے کہ احرام میں جلدی نہ کریں، ہوسکتا ہے کہ احرام میں آجانے کے بعد فلائٹ مؤخّر یا کینسل ہوجائے، احرام میں آنے کے لئے دو رکعات نماز پڑھنے تک کے جتنے کام ہیں انہیں آپ ایئرپورٹ پر یا اس سے پہلے کرلیں، مگر نیت اور تلبیہ کو موقوف رکھیں، ہوائی جہاز کی

پرواز شروع ہوجانے کے بعد اطمینان سے اپنی سیٹ پر بیٹھ کر نیت کر کے تلبیہ پڑھیں اور پھر دعا کریں، مگر یہ کام جدّہ پہنچنے سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے تک میں ہوجانا چاہئے تاکہ بغیر احرام کے میقات سے گزرنا نہ ہو، ورنہ گناہ بھی ہوگا اور دم بھی لازم آئے گا، اس مشورے پر عمل کا فائدہ یہ ہوگا کہ وضوء اور احرام کی چادریں پہننے کی جو دقّت ہوائی جہاز میں ہوتی ہے وہ بھی نہیں ہوگی اور فلائٹ کینسل ہونے کی صورت میں گھر آنے کے بعد احرام کی پابندی سے بھی حفاظت رہے گی۔

مسئلہ: احرام کی دو رکعات چونکہ نفل ہیں اس لئے ہوائی جہاز میں سیٹ پر بیٹھے بیٹھے بھی پڑھی جاسکتی ہیں، اس کے لئے قبلہ رُخ ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔

(۱۱) احرام میں آجانے کے بعد کثرت سے تلبیہ پڑھیں، کھڑے کھڑے، بیٹھے بیٹھے، لیٹے لیٹے اور چلتے پھرتے، الغرض ہر حال میں جتنا زیادہ ہوسکے تلبیہ پڑھیں، بالخصوص حالات بدلنے کے وقت مثلاً صبح وشام، جب بھی کسی سے ملاقات ہو، جب گاڑی میں سوار ہوں، جب گاڑی سے اتریں، بلندی پر چڑھیں، نیچے اتریں، بیٹھتے وقت، اٹھتے وقت، اسی طرح فرض نمازوں کے بعد بھی تلبیہ کا اہتمام کریں، جب بھی پڑھیں کم از کم ایک مرتبہ پڑھیں اور تین مرتبہ کی

کوشش کریں اس لئے کہ یہ افضل ہے، تلبیہ میں اکثر لوگ کوتاہی کرتے ہیں، آپ اس کی طرف خاص توجّہ کریں۔

اسی طرح دعا کا بھی خوب اہتمام کریں، بیٹھے بیٹھے، لیٹے لیٹے، زبان سے اور دل سے دعا کرتے رہیں، تلبیہ کے دوران بھی دعا کرتے رہیں خصوصاً یہ دعا اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ۔

سفر کے دوران فلم دیکھنے سے، موسیقی سننے سے، بے پردگی سے، نماز چھوڑنے سے اور ہر گناہ سے اپنے آپ کو بچائیں، نظر، زبان اور کانوں کی خوب حفاظت کریں، اسی طرح لغویات اور غیر ضروری باتوں سے بھی مکمّل پرہیز کریں، پورا دھیان اللہ تعالیٰ کی طرف رکھیں۔

ممنوعاتِ احرام

نیت اور تلبیہ پڑھتے ہی آپ احرام میں داخل ہو جائیں گے، اب آپ پر مندرجہ ذیل امور کی پابندی ضروری ہو جائے گی:

۱) مرد حضرات اپنا چہرہ اور سر دونوں کو سوتے جاگتے ہر وقت کھلا رکھیں۔

۲)عورتیں اپنے چہرے کو ہر وقت کھلا رکھیں۔

تنبیہ: عورتوں کے لئے چونکہ پرائے مردوں کے سامنے اپنا چہرہ کھولنا جائز نہیں ہے اور گناہ کا کام ہے اس لئے ایسی جگہ جانے سے پہلے جہاں نامحرم مرد ہو سکتے ہیں، ایسا ہیٹ/ کیپ (hat/cap) پہن لیں جس کے اوپر سے نقاب لٹکانے کی صورت میں کپڑا چہرے کو نہ لگے، اگر عورت ایسی جگہ پر ہے جہاں صرف عورتیں ہیں تو نقاب اپنے سر پر ڈال دے اور جب مرد سامنے آئیں تو ہیٹ/ کیپ کے اوپر سے نقاب اپنے چہرے پر لٹکا لے۔

۳)مرد حضرات کے لئے بدن کی ہیئت پر سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے۔

۴)مرد حضرات کے لئے ایسے جوتے یا چپل پہننا منع ہے جس سے پاؤں کے اوپر کی ابھری ہوئی ہڈی یا ٹخنے ڈھک جائے۔

۵)میاں بیوی کے تمام تعلّقات منع ہیں اس حد تک کہ ایک دوسرے سے اس تعلّق کا تذکرہ بھی منع ہے۔

٦)پورے جسم کے کسی بھی حصّے سے بال کو کاٹنا یا کٹوانا جائز نہیں ہے، اسی طرح پاؤڈر یا کریم سے صاف کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

۷) ناخن تراشنا جائز نہیں ہے۔

۸) بدن یا کپڑوں پر کسی قسم کی خوشبو کا استعمال جائز نہیں ہے، خوشبو والے صابن، ٹوتھ پیسٹ، لوشن یا پاؤڈر کا استعمال بھی جائز نہیں ہے، اسی طرح خوشبو دار سرمہ، خوشبو دار تیل یا خالص زیتون یا تِل کا تیل لگانا بھی ممنوع ہے، ان دو قسموں کے تیلوں کے علاوہ بغیر خوشبو کے دوسرے تیل کا استعمال جائز ہے، ہوائی جہاز میں ایک قسم کے خوشبودار ٹشو پیپر (freshener) کا پیکٹ دیا جاتا ہے، اس سے بھی احتیاط ضروری ہے۔

۹) ہر وہ چیز جو پہلے ہی سے ممنوع تھی مثلاً نماز چھوڑنا، غیبت کرنا، بے پردگی کرنا، چغلی کرنا، تہمت لگانا، کسی کی تحقیر کرنا، کسی کو ذلیل کرنا، بدنظری، حسد، کینہ، لڑائی، جھگڑا، بے جا غصّہ وغیرہ، احرام میں آنے کے بعد اس میں اور سنگینی پیدا ہو جاتی ہے، اس لئے گناہ کے تمام کاموں سے بہت زیادہ احتیاط کرنا چاہئے، بالخصوص لڑائی اور بے پردگی سے۔

فائدہ: ان ممنوعات کی پابندی نہ کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور حج اور عمرہ بھی ناقص رہتا ہے، اس لئے خوب پابندی کریں۔

فائدہ: اگر کوئی غلطی ہو جائے تو فوراً درست کرلیں اور توبہ کرلیں،

بعد میں حج وعمرے کے مسائل سے واقفیت رکھنے والے کسی عالم یا مفتی کی طرف رجوع کر کے رہنمائی حاصل کریں۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں سر یا چہرے کو کپڑے سے ڈھانپنا جائز نہیں ہے، لہٰذا تولیے کے ذریعے سر یا چہرے سے پسینہ یا پانی پونچھنے میں احتیاط کرنا چاہئے۔

مسئلہ: ناک یا منہ صاف کرنے کے لئے یا چہرے سے پانی یا پسینہ پونچھنے کے لئے ٹشو پیپر (tissue paper) کا استعمال جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں تکیے پر چہرہ اور پیشانی رکھنا منع ہے، سر یا رخسار رکھنا جائز ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بدن سے میل کچیل دور کرنا اور ہاتھوں سے سر کے بالوں کو درست کرنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: احرام کی حالت میں بغیر خوشبو کا صابن استعمال کرنا جائز ہے، لیکن جسم کا میل دور کرنے کے لئے استعمال نہ کریں اس لئے کہ مکروہ ہے۔

مسئلہ: مسواک کا استعمال احرام کی حالت میں بھی مسنون ہے۔

جدّہ

جدّہ پہنچ کر صبر وضبط سے کام لیں، وہاں حج کے دنوں میں مختلف مزاج کے لوگ بڑی تعداد میں آتے ہیں اس لئے بسا اوقات کارروائی میں دیر لگتی ہے، ذہن میں یہ بات رہے کہ ہم ایک مبارک سفر پر عبادت کی نیت سے نکلے ہوئے ہیں اور تکالیف پر صبر کرنا بھی ایک بہت بڑی عبادت ہے، راستے میں جو بھی تکلیف پیش آئے اس پر صبر کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ بڑا اجر ملے گا، دیکھا یہ جاتا ہے کہ جدّہ ایئرپورٹ پہنچ کر بدنظمی وغیرہ کے بہانے سے شیطان ہمیں بہکاتا ہے اور ہم سے گناہ سرزد ہوجاتے ہیں، غصّے میں زبان سے نہ کہنے کی باتیں نکل جاتی ہیں، ابھی مکّہ مکرّمہ پہنچے نہیں کہ شیطان نے ہمیں گناہ میں مبتلا کردیا، ہمیں سوچنا چاہئے کہ ہم احرام کی حالت میں بھی بدگمانی، غصّہ اور غیبت جیسے بڑے بڑے گناہ کا ارتکاب کررہے ہیں، جدّہ پہنچ کر صبر سے کام لیں اور اس کریم مالک کا شکر ادا کریں جس نے ہمیں مکّہ مکرّمہ کے قریب پہنچا دیا، اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھیں، تلبیہ پڑھتے رہیں اور ضروری کاموں کے علاوہ ذکر وغیرہ میں مشغول رہیں۔

مسئلہ: مکّہ مکرّمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرلینا سنّت ہے،

اگر موقع ہو تو یہ سنّت جدّہ ہی میں ادا کرلیں اس لئے کہ مکّہ مکرّمہ میں داخلے کے وقت یہ ممکن نہیں ہوگا۔

مکّہ مکرّمہ کی طرف

(۱) امیگریشن (immigration) اور کسٹم سے فارغ ہوکر مکّہ مکرّمہ کی طرف روانہ ہوں گے، یہ سفر پورے شوق کے ساتھ لبّیک پڑھتے ہوئے طے ہونا چاہئے۔

(۲) جب مکّہ مکرّمہ کی آبادی نظر آنے لگے تو اس شوق میں اور اضافہ ہوجانا چاہئے، دل دماغ میں اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے گھر کے دیدار کے شوق کے علاوہ کچھ نہ رہے، کثرت سے تلبیہ پڑھیں، صدقِ دل سے توبہ واستغفار کریں اور دعا میں مشغول رہیں، کوتاہی اور غفلت بالکل نہ ہو۔

حدودِ حرم میں

حرم کی حدود میں داخلہ بہت خوش قسمت لوگوں کو نصیب ہوتا ہے، حرم کی حدود کا دائرہ مکّہ مکرّمہ کے چاروں طرف ہے اور مکّہ مکرّمہ جانے والے راستوں پر پختہ ستون اس کی علامت ہے، جدّہ سے مکّہ مکرّمہ

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

جاتے ہوئے حدیبیہ (جسے آج کل ’الشُّمَیسِیَّۃ‘ کہا جاتا ہے) کے قریب اور تنعیم میں مسجدِ عائشہ کے پاس ستون لگائے گئے ہیں، اگر یہ ستون نظر آجائیں تو حرم میں داخلے کے وقت دل میں اس جگہ کی عظمت وجلال ہو، نہایت خشوع خضوع ہو، زبان پر استغفار، تلبیہ، تکبیر اور تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) کی کثرت ہو۔

مکّہ مکرّمہ میں

(۱) مکّہ مکرّمہ میں داخل ہوتے ہوئے خشوع خضوع ہو، دل میں مکہ مکرّمہ کی عظمت ومحبّت ہو اور زبان پر تلبیہ، استغفار اور دعا ہو۔

(۲) مکّہ مکرّمہ پہنچنے کے بعد پہلے اپنی رہائش کے انتظام سے فارغ ہوجائیں اور اس کے بعد عمرہ کریں۔

مسئلہ: مکّہ مکرّمہ میں داخل ہونے کے بعد پہلی فرصت میں مسجدِ حرام میں حاضر ہونا مستحب ہے۔

مسئلہ: اگر سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے آرام کا تقاضا ہو تو آرام کر لیں، مکّہ مکرّمہ پہنچ کر فوراً عمرہ کرنا ضروری نہیں ہے، جب چاہے کر سکتے ہیں، مگر اتنا خیال رہے کہ عمرے کی ادائیگی میں تاخیر بغیر

ضرورت کے نہ ہو، یہ بھی ذہن میں رہے کہ جب تک عمرہ نہیں ہوتا ممنوعاتِ احرام سے بچنا ضروری ہوگا۔

مسئلہ: عورتیں اگر پاکی کی حالت میں نہیں ہیں تو ان کے لئے حرم شریف میں داخل ہونا منع ہے، وہ اپنے عمرے کو اس وقت تک مؤخّر کریں جب تک پاک نہ ہوجائیں، مگر جب تک عمرے سے فراغت نہیں ہوتی احرام کے تمام ممنوعات سے بچنا ضروری ہوگا۔

فائدہ: مرد حضرات اس بات کا پورا خیال رکھیں کہ مکّہ مکرّمہ پہنچنے کے بعد جماعت کے ساتھ حرم شریف کی کوئی نماز فوت نہ ہو اس لئے کہ وہاں کی ایک نماز ایک لاکھ کے برابر ہے اور جب جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے تو وہ multiply (مضاعف) ہوکر پچیس لاکھ (ڈھائی ملین) کے برابر ہوجاتی ہے، لہٰذا عمرے میں تاخیر کی صورت میں بھی اس بات کا خیال رہے کہ تمام نمازیں حرم شریف میں جماعت کے ساتھ ادا ہوں۔

فائدہ: عورتوں کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ نماز اپنے گھر یا اپنی قیام گاہ پر پڑھیں، مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ میں بھی یہی حکم ہے۔

تنبیہ: مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے قیام کے دوران اس بات کا خوب خیال رہے کہ بے حیائی، بے پردگی اور بدنظری سے مکمّل اجتناب

ہو، بہت افسوس کی بات ہے کہ ایسے مبارک سفر اور ایسی مقدّس جگہ میں بھی نامحرم ایک دوسرے سے بے تکلفی سے ملتے ہیں اور پردے کے احکام کو پامال کرتے ہیں، یہ حرام ہے اور اس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

حرم شریف میں داخلہ

مشورہ: جب بھی حرم شریف جائیں اپنے ساتھ ایک مضبوط تھیلی لے جائیں جس میں اپنے جوتے چپل رکھ سکیں، اگر تھیلی ایسی ہو جو کندھوں پر لٹکا سکیں تو مزید آسانی ہوگی اور جوتوں چپل کے گم ہو جانے کا اندیشہ کم رہے گا۔

(۱) حرم شریف میں پہلی حاضری پر باب السّلام سے داخل ہونا بہتر ہے، لیکن حرم شریف کی عمارت بہت وسیع ہے اس لئے اگر باب السّلام تک پہنچنا مشکل ہو تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، آسانی کے ساتھ جس دروازے سے ہو سکے داخل ہو جائیں۔

(۲) دربارِ الٰہی کی عظمت و جلال کو ملحوظ رکھتے ہوئے ادب اور عاجزی کے ساتھ سنّت طریقے کے مطابق داخل ہوں، دایاں پاؤں پہلے رکھیں اور تلبیہ کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ [1]

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو، اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، اے اللہ! میرے گناہوں کو معاف فرما دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(۳) ساتھ ساتھ اعتکاف کی نیت بھی کرلیں کہ اے اللہ! جب تک میں مسجد میں رہوں اس وقت تک کے لئے میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں۔

فائدہ: جب بھی مسجدِ حرام یا مسجدِ نبوی میں، بلکہ دنیا کی کسی بھی مسجد میں داخل ہوں تو سنّت طریقے کے مطابق داخل ہونا چاہئے اور نفل اعتکاف کی نیت بھی کرلینی چاہئے، یہ مستحب اور باعثِ اجر و ثواب ہے۔

---

[1] عمل اليوم والليلة، باب ما يقول إذا دخل المسجد، ح(۸۷)، سنن ابن ماجه، أبواب المساجد والجماعات، باب الدعاء عند دخول المسجد، ح(۷۳۶)، مصنّف عبد الرزّاق، كتاب الصلاة، باب ما يقول إذا دخل المسجد، ح(۱٦۷۸)

بیت اللہ پر پہلی نظر

(۱) حرم شریف میں داخل ہونے کے بعد بیت اللہ کی طرف خشوع وخضوع کے ساتھ اس طرح چلتے رہیں کہ نگاہیں نیچی ہوں، دل میں دربارِ الٰہی کی عظمت ہو اور زبان پر لبّیک ہو۔

(۲) ایسی جگہ تک چلتے رہیں جہاں آپ اطمینان سے کھڑے رہ کر دعا کرسکیں۔

(۳) جب ایسی جگہ میسّر آجائے تو نظر اُٹھا کر بیت اللہ کو محبّت سے دیکھیں اور تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور تین مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں۔

(۴) اس کے بعد دعا میں مشغول ہوجائیں، پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کریں پھر درود شریف پڑھیں اور پھر اپنی دنیا وآخرت کی ساری ضرورتیں اللہ تعالیٰ سے مانگیں، بالخصوص پوری شریعت پر مکمّل طور پر چلنے، حسنِ خاتمہ اور بلا حساب جنّت الفردوس میں داخلے کے لئے دعا کریں، یہ قبولیت کی گھڑی ہے اس لئے بہت دھیان کے ساتھ دل لگا کر دعا کریں، اپنے بیوی بچوں، بھائی بہن، رشتہ دار، دوست احباب اور پوری اُمّتِ مسلمہ کے لئے بھی دعا کریں، یہ دعا ضرور کریں کہ اے

اللہ! آپ کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور آپ کے نیک بندوں نے اس موقع پر جو جو دعائیں کی ہیں وہ ساری ہمارے حق میں قبول فرمالیجئے، اس وقت یہ دعا بھی مسنون ہے:

اَللّٰھُمَّ زِدْ بَيْتَكَ هٰذَا تَشْرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَبِرًّا وَمَهَابَةً، وَزِدْ مَنْ شَرَّفَهٗ وَعَظَّمَهٗ مِمَّنْ حَجَّهٗ وَاعْتَمَرَهٗ تَعْظِيْمًا وَتَشْرِيْفًا وَبِرًّا وَمَهَابَةً[1]

اے اللہ! اپنے اس گھر کی شرافت، عظمت، کرامت، بھلائی اور ہیبت میں اضافہ فرما، اور حج وعمرہ کرنے والوں میں سے جو بھی اس کی شرافت وعظمت کا خیال رکھے، اس کو بھی مزید عظمت، شرافت، بھلائی اور رعب سے سرفراز فرما۔

یہ عاجز بندہ بھی آپ سے گزارش کرتا ہے کہ اس کے لئے، اس کے والدین، اساتذہ، مشائخ، تمام محبّین، محسنین و متعلقین اور اس کتاب کی تیاری میں مدد کرنے والے رفقاء کے لئے صحت، عافیت، سعادت، مقبولیت اور رضاء الٰہی کے ساتھ دین کی خدمت والی طویل زندگی اور ایمان، مقامِ صِدّیقیت اور مدینہ منوّرہ والی موت اور جنّت البقیع میں تدفین کی دعا کریں۔

---

[1] المعجم الأوسط للطبراني، ح(۶۱۳۲)

مشورہ: یہ ضروری نہیں ہے کہ بیت اللہ پر پہلی نظر والی دعا کے بعد فوراً عمرہ کریں، آپ یہ بھی کر سکتے ہیں کہ کسی وقت جا کر بیت اللہ پر پہلی نظر اور دعا سے فارغ ہو جائیں اور پھر کسی اور وقت میں عمرہ کریں، ہاں اتنا خیال رہے کہ بیت اللہ شریف پر پہلی نظر ایسے وقت میں ڈالیں کہ آپ اطمینان سے دعا کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی تمام نیک مرادیں پیش کر سکیں اس لئے کہ یہ قبولیت کی گھڑی ہے۔

مسئلہ: مسجدِ حرام میں داخل ہونے والا تحیّۃ المسجد نہ پڑھے اس لئے کہ یہاں کا تحیّہ نماز کے بجائے طواف ہے، اس لئے سب سے پہلے داخل ہو کر طواف کرنا چاہئے، ہاں اگر داخل ہونے کے بعد کسی وجہ سے فوراً طواف کا ارادہ نہ ہو تو دو رکعات تحیّۃ المسجد پڑھیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

طواف کے لئے چند اہم تمہیدی باتیں

طواف کے سلسلے میں چند تمہیدی باتیں ذہن نشین کر لیجئے:

(۱) طواف کے لئے وضوء ضروری ہے، بغیر وضوء کے طواف جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر طواف کے دوران وضوء ٹوٹ جائے تو اسی جگہ طواف کو روک دیں اور وضوء کر کے جہاں وضوء ٹوٹا ہے وہاں سے بقیہ طواف کی تکمیل کریں، البتہ بہتر اور محتاط طریقہ یہ ہے کہ وضوء کرنے کے بعد اپنے اُس آخری چکر کو جس میں وضوء ٹوٹا تھا، دوبارہ حجرِ اسود سے شروع کریں۔

(۲) طواف شروع ہوگا حجرِ اسود سے اور ختم بھی ہوگا حجرِ اسود پر، اس لئے سب سے پہلے حجرِ اسود کی جگہ معلوم کرنا ضروری ہے، جو حضرات پہلی مرتبہ جارہے ہیں انہیں ہجوم کے وقت حجرِ اسود کو تلاش کرنے میں کچھ دشواری ہوتی ہے، آسان طریقہ یہ ہے کہ مطاف (مسجدِ حرام کے بیچ والے کھلے حصّے) میں چلے جائیں، وہاں سے آپ کو مطاف کے اردگرد کمان والی دیوار پر ایک سبز رنگ کی بتّی (light) نظر آئے گی، اس کے بالکل سیدھ میں کعبے کا جو کونہ ہے، اس پر حجرِ اسود ہے، یہاں یہ بات بھی ذہن میں بٹھالیں کہ حجرِ اسود والے کونے سے پہلے والا کونہ رکنِ یمانی ہے۔

(۳) طواف کے لئے نیت شرط ہے، نیت کے بغیر طواف کا کوئی اعتبار نہیں، طواف کی نیت دل سے کرلینا کافی ہے، لیکن دل کے ساتھ زبان سے بھی کرلیں تو افضل ہے۔

(۴) عمرے کے طواف کے دوران مردوں کے لئے اضطباع سنّت ہے، اضطباع کا مطلب یہ ہے کہ اوپر والی چادر کا ایک کنارہ بائیں کندھے پر رکھیں اور دوسرے کنارے کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال دیں، اس طرح دونوں کنارے بائیں کندھے پر ہوجائیں گے اور دایاں کندھا کھلا رہے گا، یہ اضطباع طواف کے شروع سے اخیر تک یعنی ساتوں چکّروں میں باقی رکھنا ہے۔

مشورہ: حجرِ اسود سے طواف شروع ہوگا، اس لئے حجر اسود کے قریب پہنچنے سے پہلے اضطباع کرلیں۔

(۵) طواف کے پہلے تین چکّروں میں مردوں کے لئے رمل بھی سنّت ہے، رمل کے معنی یہ ہیں کہ پہلوانوں کی طرح ذرا اکڑ کر دونوں کندھوں کو ہلاتے ہوئے کچھ تیزی سے جھپٹ کر چلیں، (دوڑنے سے بچیں اس لئے کہ یہ غلط ہے)۔

مسئلہ: طواف کرتے ہوئے اگر اتنا ہجوم ہوگیا کہ رمل نہیں کرسکتا تو بغیر رمل کے طواف کرلے۔

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

مسئلہ: رمل صرف پہلے تین چکّروں میں ہے، اگر کوئی پہلے تین

چکّروں میں رمل کرنا بھول جائے یا تین سے کم چکّروں میں رمل کرے تو بعد کے چکّروں میں اس کی قضا نہیں ہوگی اور کچھ لازم بھی نہیں ہوگا۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے نہ اضطباع ہے نہ رمل۔

(٦) طواف شروع کرنے سے لے کر ختم کرنے تک ہر چکّر میں حجرِ اسود کا استلام ہوگا، مندرجہ ذیل دو شکلوں میں سے جو شکل آسانی کے ساتھ ہو جائے اسے اختیار کیجئے:

(الف) حجرِ اسود کے اردگرد جو چاندی ہے اس کے اوپر دونوں ہتھیلیوں کو اس طرح رکھیں جس طرح سجدے میں زمین پر رکھی جاتی ہیں، اوران دونوں کے درمیان چہرہ رکھ کر حجرِ اسود کو بغیر آواز کے آہستہ سے بوسہ دیں۔

(ب) اگر ہجوم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو دور ہی سے حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو کر ہتھیلیوں کو حجرِ اسود کی اونچائی تک بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے ہوئے اُٹھائیں اور یہ خیال کریں کہ ہاتھ حجرِ اسود پر رکھے ہوئے ہیں، اس کے بعد ہتھیلیوں کو بوسہ دیں۔

ان دو شکلوں میں سے کوئی بھی ایک ہو جائے تو استلام ہو گیا۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

فائدہ: ہجوم کی صورت میں استلام کی دوسری شکل کو اختیار کیا جائے اور ان شاء اللہ اس میں بھی قریب سے بوسہ لینے کے برابر ثواب ملے گا۔

مسئلہ: یہ بات ذہن میں رہے کہ حجرِ اسود کو بوسہ دینا سنّت ہے اور اس کی کوشش میں دوسروں کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔

مسئلہ: خواتین کو نامحرموں کی بھیڑ میں بالکل نہیں جانا چاہئے۔

(۷) جو شخص پیدل چلنے پر قادر ہو اس کے لئے چل کر طواف کرنا واجب ہے اور بلا عذر وہیل چیر (wheelchair) وغیرہ سواری پر طواف کرنا گناہ کا کام ہے اور اس سے دم واجب ہوتا ہے۔

(۸) طواف کرتے ہوئے اس بات کا پورا خیال رکھا جائے کہ بیت اللہ کی طرف نہ سینہ ہو نہ پشت اس لئے کہ طواف کے دوران بیت اللہ کی طرف سینہ یا پشت کرنا جائز نہیں ہے، اسی طرح طواف کرتے ہوئے اِدھر اُدھر بھی نہ دیکھیں، پوری توجّہ اللہ کی طرف رکھیں، نگاہ پست رہے اور عاجزی اور تواضع کے ساتھ سیدھے چلتے رہیں۔

مسئلہ: دورانِ طواف کعبۃ اللہ کی طرف منہ کرنا یا اس کو دیکھتے رہنا مکروہِ تنزیہی اور خلافِ ادب ہے۔

مسئلہ: حجرِ اسود کے استلام کے علاوہ اگر کوئی جان بوجھ کر اپنے سینے یا پشت کا رُخ بیت اللہ کی طرف کر لیتا ہے تو طواف کا اُتنا حصّہ معتبر نہیں ہوگا، اور جتنے فاصلے تک یہ حالت رہی ہے اتنے حصّے کو پیچھے لوٹ کر دوبارہ کرنا ضروری ہے۔

فائدہ: بعض لوگ اپنے ساتھیوں سے الگ ہوجانے کے ڈر سے طواف کے دوران چلتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھتے ہیں، اس سے بھی احتیاط کریں، شدید ضرورت کے موقع پر رُک جائیں اور پھر پیچھے مڑ کر دیکھ لیں اور پھر رُخ سیدھا کر کے دوبارہ وہیں سے چلنا شروع کریں۔

مسئلہ: اگر طواف کے دوران دھکّے کی وجہ سے غیر اختیاری طور پر سینہ یا پشت کعبے کی طرف ہوجائے تو طواف میں خرابی نہیں آئے گی اور کچھ لازم بھی نہیں ہوگا۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ کے یہاں کمّیت (quantity) کے ساتھ کیفیت (quality) کو بھی دیکھا جاتا ہے، اس لئے زیادہ طواف کرنے کی کوشش کے ساتھ اس بات کی طرف بھی توجّہ رہنی چاہئے کہ طواف صحیح طریقے سے سنن اور آداب کی رعایت کے ساتھ ہو رہا ہے، ایسا نہ ہو کہ جلدی جلدی کرنے کی وجہ سے دوسروں کی ایذاء کا سبب ہو

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

جو کہ حرام ہے، اسی طرح زیادہ طواف کی لالچ میں اِدھر اُدھر گھسنے کی وجہ سے سینہ یا پشت کعبے کی طرف ہو جائے جس کی وجہ سے طواف ہی خراب ہو جائے۔

(۹) احرام کی حالت میں حجرِ اسود کو بوسہ دینے، رکنِ یمانی کو ہاتھ لگانے اور ملتزم پر چمٹنے سے احتیاط کریں، آج کل حجرِ اسود، رکنِ یمانی اور ملتزم پر خوشبو لگائی جاتی ہے جس کی وجہ سے جسم یا کپڑوں پر خوشبو لگنے کا قوی احتمال ہے۔

مشورہ: طواف کے دوران کبھی ہجوم کی وجہ سے ایک دوسرے سے الگ ہو جانے کا اندیشہ رہتا ہے، اس لئے مناسب یہ ہے کہ طواف شروع کرنے سے پہلے ایک meeting point (ملنے کی جگہ) متعین کر لیں کہ اگر طواف میں ایک دوسرے سے الگ ہو گئے تو طواف کے بعد اس متعین جگہ پر ملیں گے۔

طواف کا طریقہ

(۱) طواف شروع کرنے سے پہلے اضطباع کر لیں اور تلبیہ بند کر دیں۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

(۲) بیت اللہ کی طرف رُخ کر کے حجرِ اسود کی بائیں جانب کھڑے ہوکر ہاتھ اُٹھائے بغیر عمرے کے طواف کی نیت کریں:

اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرے کا طواف کر رہا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کیجئے اور میری طرف سے قبول کر لیجئے!

مشورہ: چونکہ ہمارے زمانے میں طواف میں اکثر ہجوم رہتا ہے اور حجرِ اسود کے سامنے کھڑے رہنے کا موقع مشکل سے ملتا ہے اس لئے ایسا کریں کہ حجرِ اسود والے کونے پر پہنچنے سے پہلے اضطباع کر کے طواف کی نیت کرلیں تاکہ ہجوم میں چلتے چلتے آپ حجرِ اسود سے بلا نیت ہی نہ گزر جائیں۔

اگر حجرِ اسود پر پہنچنے کے بعد نمبر (۲) میں بتلائے گئے طریقے کے مطابق نیت کرنا ممکن ہو تو وہ بھی کرلیں، اور اگر ممکن نہ ہو تو پہلے والی نیت کافی ہو جائے گی۔

(۳) نیت کے بعد حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو کانوں تک نماز میں اُٹھانے کی

طرح اُٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رُخ بیت اللہ کی طرف رکھیں، اور پھر دونوں ہاتھوں کو چھوڑ دیں۔

عورتیں اپنے ہاتھوں کو نماز میں اُٹھانے کی طرح کندھوں تک اُٹھائیں۔

مسئلہ: صرف بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا بھی کافی ہے۔

مسئلہ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہنا اور ہاتھ اُٹھانا ایک ساتھ ہو۔

(۴) اب حجرِ اسود کا استلام کریں، یعنی حجرِ اسود کے سامنے کھڑے ہوکر بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے ہوئے ہاتھوں کو اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیاں حجرِ اسود کی طرف ہوں، اس کے بعد ہتھیلیوں کو بغیر آواز کے بوسہ دیں۔

(۵) اب دائیں جانب چلنا ہے، چلنے سے پہلے حجرِ اسود کے سامنے ہی دائیں طرف اس طرح گھوم جائیں کہ بایاں بازو حجرِ اسود اور کعبے کی طرف ہو جائے (اس لئے کہ طواف کے دوران استلام کے علاوہ کسی اور جگہ پشت یا سینے کو بیت اللہ کی طرف کرنا ممنوع ہے)۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

مسئلہ: مستحب ہے کہ ہر وہ کام جو خشوع اور عاجزی کے منافی ہو

اسے چھوڑ دیں، طواف پورے دھیان اور سکون سے کریں۔

فائدہ: کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ ہجوم کے وقت ایک جگہ رُک کر یہ سارے کام کس طرح ہوں گے؟ جواب یہ ہے کہ ہجوم کے وقت آسان طریقہ یہ ہے کہ چلتے چلتے جب حجرِ اسود کے سامنے آئیں تو اپنے قدموں کو سیدھا ہی رکھیں اور صرف اپنے چہرے اور سینے کو حجرِ اسود کی طرف کر کے استلام کریں اور استلام کے بعد سینے اور چہرے کو دوبارہ سیدھا کر کے آگے چلنا شروع کر دیں، اور اگر ہجوم اتنا زیادہ ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے بھی ٹھہرنے کی گنجائش نہیں ہے تو استلام کئے بغیر اگر یوں ہی گذر جائے گا تب بھی مضائقہ نہیں ہے۔

(٦) اب نظر نیچے کئے ہوئے چلنا شروع کریں، مرد حضرات پہلے تین چکّروں میں ذرا اکڑ کر دونوں کندھوں کو ہلاتے ہوئے تیزی سے چلیں۔

(۷) چلتے چلتے آپ رکنِ یمانی پر پہنچیں گے، سنّت یہ ہے کہ سینہ اور چہرہ بیت اللہ کی طرف کئے بغیر دونوں ہاتھوں کو یا صرف دایاں ہاتھ رکنِ یمانی پر پھیریں بشرطیکہ اس پر خوشبو نہ ہو اور کسی کو تکلیف نہ ہو، اگر خوشبو ہو یا ہجوم کی وجہ سے ہاتھ لگانا دشوار ہو تو یوں ہی گذر

جائیں اور ہاتھ سے اشارہ نہ کریں۔

مسئلہ: رکنِ یمانی کے پاس بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا، ہاتھوں کو اُٹھانا یا اسے بوسہ دینا، یہ سب خلافِ سنّت ہے۔

(۸) رکنِ یمانی سے گزرتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ[1]

اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔

(۹) اس کے بعد حجرِ اسود کی طرف چلتے ہوئے یہ دعا مسنون ہے:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[2]

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں جہنّم کے عذاب سے بچالے۔

---

[1] سنن ابن ماجه، أبواب المناسك، باب فضل الطواف، ح(۲۹۵۷)

[2] مسند أحمد، ح(۱۵۳۹۹)

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

(۱۰) چلتے چلتے آپ دوبارہ حجرِ اسود پر پہنچیں گے، پہلے حجرِ اسود کی طرف رخ کریں اور پھر بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے استلام کریں، یہ ایک چکّر ہوا، اس طرح سات چکّر مکمل کریں، ساتویں چکّر کے بعد استلام کرنے پر طواف مکمّل ہوگا۔

مسئلہ: طواف کے دوران تلاوت جائز ہے، مگر ذکر اللہ اور دعا میں مشغول رہنا افضل ہے۔

فائدہ: طواف کے دوران تیسرے کلمے کے ورد پر حدیث میں بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، لہٰذا اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔[1]

فائدہ: کلمۂ طیّبہ، تیسرا کلمہ، چوتھا کلمہ، درود شریف، استغفار وغیرہ اذکار بھی پڑھیں اور دعا بھی کریں اس لئے کہ طواف کی حالت میں دعائیں قبول ہوتی ہیں، بہتر یہ ہے کہ جو دعائیں آپ کو یاد ہوں وہ کریں، اپنی زبان میں بھی دین و دنیا کی حاجتیں اللہ تعالیٰ سے مانگیں، یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صلحاء نے اس موقع پر جو دعائیں کی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرمالیجئے!

فائدہ: طواف کے دوران **الحزب الاعظم**، **مناجاتِ مقبول**،

---

[1] سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل الطواف، ح(۲۹۷۰)

جامع الدعاء وغیرہ دعا کی کتابیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

فائدہ: حج اور عمرے کی بعض کتابوں میں طواف کے ہر چکّر کے لئے الگ الگ دعائیں لکھی ہوتی ہیں، یہ دعائیں فی نفسہ صحیح ہیں اور آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اور صلحاء سے منقول ہیں، لیکن یہ دعائیں نہ طواف کے لئے متعیّن ہیں اور نہ اس ترتیب سے آپ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے ثابت ہیں، اگر آپ چاہیں تو ایک ہی چکّر میں یہ ساری دعائیں پڑھ لیں یا الگ الگ چکّر میں پڑھیں یا چند چکّروں میں پڑھیں، اور اگر ان کو بالکل نہ پڑھیں تب بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے، عربی زبان میں منقول دعاؤں کے اہتمام کے ساتھ اپنی سمجھ کے مطابق اپنی دنیوی اخروی ضرورتیں اپنی زبان میں بھی اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کریں، ایسا کرنے سے خشوع وخضوع میں بھی اضافہ ہوگا۔

مسئلہ: طواف میں بلند آواز سے ذکر، تلاوت یا دعا کرنا غلط ہے، ان کاموں کو اس طرح کریں کہ دوسروں کے دھیان میں خلل نہ ہو، اسی طرح جماعت کی شکل میں زور زور سے دعا کرنا بھی غلط ہے، ہر شخص کو انفرادی طور پر آہستہ آہستہ اپنی دعا کرنی چاہیئے۔

مسئلہ: طواف کے دوران کسی جگہ ٹھہر کر دعا کرنا مکروہ ہے، اس

لئے بغیر عذر کے طواف کرتے ہوئے کسی جگہ نہ ٹھہریں۔

مسئلہ: طواف کے دوران نمازی کے آگے سے گذرنا منع نہیں ہے، طواف کے علاوہ سجدے کی جگہ کو چھوڑ کر نمازی کے آگے سے گذرنے کی حرم شریف میں اجازت ہے۔

مسئلہ: طواف کے دوران اگر فرض نماز یا جنازے کی نماز شروع ہو جائے تو طواف موقوف کر کے چادر سے اپنے دونوں کندھوں کو ڈھانک لیں اور نماز میں شریک ہو جائیں، نماز کے فوراً بعد جہاں رکے تھے وہیں سے دوبارہ طواف شروع کر کے تکمیل کر لیں، اس کے بعد پہلے طواف کی دو رکعات پڑھیں اور اس کے بعد نماز کی سنن و نوافل ادا کریں۔

مسئلہ: مقامِ ابراہیم کا استلام یا بوسہ ہر حال میں منع ہے۔

طواف کے بعد

(۱) طواف سے فارغ ہوتے ہی اضطباع ختم کر کے چادر سے اپنے دونوں کندھوں کو ڈھانک لیں، اضطباع صرف طواف کے دوران سنّت ہے۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY ESTABLISHED 1412 - 1991

(۲) مقامِ ابراہیم کے پیچھے جا کر طواف کی دو رکعات واجب نماز ادا کریں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو، اگر مکروہ وقت ہو تو اس کے گذر جانے کے بعد پڑھیں، مسنون یہ ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھیں۔

مسئلہ: نماز ادا کرنے کے لئے مقامِ ابراہیم کے پیچھے اس طرح کھڑے رہیں کہ مقامِ ابراہیم آپ کے اور کعبے کے بیچ میں ہو جائے، اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر مقامِ ابراہیم کے پیچھے کی جانب کسی بھی جگہ نماز ادا کر لیں، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر مسجد حرام میں کسی بھی جگہ ادا کر لیں، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو حدودِ حرم میں کسی بھی جگہ ادا کر لیں۔

مسئلہ: ان دو رکعتوں کو حدودِ حرم کے باہر ادا کرنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

مسئلہ: ہجوم کے وقت یہ دو رکعات مقامِ ابراہیم سے ذرا فاصلے سے پڑھیں تاکہ طواف کرنے والوں کو تکلیف نہ ہو، بلاضرورت دور نہیں جانا چاہئے۔

مسئلہ: طواف کی یہ دو رکعتیں طواف کے فوراً بعد پڑھنی چاہئے، بلاعذر تاخیر مکروہ ہے۔

مسئلہ: مکروہ اوقات میں طواف کرنا مکروہ نہیں ہے، البتہ ان اوقات میں طواف کی دو رکعتیں پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ: کئی طواف کر کے سب کی دو دو رکعتوں کو ایک ساتھ پڑھنا مکروہ ہے، ہاں وقتِ مکروہ ہو تو کوئی حرج نہیں کہ کئی طواف کر لیں پھر وقتِ مکروہ نکل جانے کے بعد ہر طواف کی دو دو رکعتیں ایک ہی وقت میں ادا کریں۔

(۳) نماز سے فراغت پر دل لگا کر دعا کریں کہ یہ بھی قبولیت کا موقع ہے۔

فائدہ: ہجوم کے وقت اس دعا کو مختصر رکھیں تا کہ لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔

فائدہ: اس موقع پر پڑھنے کے لئے ایک بہت عمدہ دعا حضرت آدم علیہ السلام سے منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلاَنِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ، وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ، وَتَعْلَمُ مَافِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَاناً يُبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْناً صَادِقاً حَتّٰى أَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيْبُنِيْ إِلَّا

مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضىً بِمَا قَسَمْتَ لِيْ[1]

اے اللہ! تو میرے ظاہری اور باطنی حالات کو جانتا ہے پس میری معذرت قبول فرما، اور تو میری حاجت سے باخبر ہے پس میری مراد عطا فرما، اور تو میرے دل کی حالت سے واقف ہے پس میرے گناہ معاف فرما، اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا سوال کرتا ہوں جو میرے دل کی گہرائیوں میں اتر جائے، اور ایسے یقین کا (سوال کرتا ہوں) جو سچا ہوتا کہ مجھے شعور نصیب ہو جائے کہ مجھے وہی مل سکتا ہے جو تو نے میرے لئے مقدّر کیا ہے، اور اس چیز پر رضامندی کا (سوال کرتا ہوں) جو تو نے میری قسمت میں لکھ دیا ہے۔

یہ دعا بھی نہ بھولیں کہ اے اللہ! آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صلحاء نے اس مقام پر جو دعائیں مانگی ہیں وہ بھی میرے حق میں قبول کر لیجئے۔

ملتزم پر

حجرِ اسود اور بیت اللہ کے دروازے کے درمیان تقریباً ڈھائی گز

---

[1] المعجم الأوسط للطبراني، ح(۵۹۷۴)

کی جگہ ہے، اسے ملتزم کہتے ہیں، یہ دعا کی قبولیت کی خاص جگہ ہے۔

طواف کے بعد ملتزم سے چمٹ کر دعا کرنا مستحب ہے، مگر ہمارے زمانے میں وہاں چونکہ اکثر خوشبو لگی رہتی ہے اس لئے حالتِ احرام میں مناسب نہیں ہے۔

احرام سے نکلنے کے بعد کسی وقت نفل طواف کر کے یا بغیر طواف کے ملتزم پر آکر اس سے چمٹ کر دعا کرنی چاہئے، اس پر اپنا سینہ اور دایاں رخسار اور کبھی بایاں رخسار رکھیں اور دونوں ہاتھوں کو دیوار کے ساتھ سر سے اوپر لمبا پھیلائیں اور آہ وزاری کے ساتھ دعا کریں، اُس غلام کی طرح معافی مانگیں جو اپنے آقا کا دامن پکڑ کر اپنی خطاؤں کی معافی مانگتا ہے، یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صلحاء نے اس موقع پر جو دعائیں کی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرما لیجئے!

یہ آپ جب چاہیں جتنی مرتبہ چاہیں کر سکتے ہیں بشرطیکہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے، اس جگہ کی کیفیت ہی کچھ اور ہے، دل نرم ہو جاتا ہے، رقّت طاری ہوتی ہے، آنکھوں سے آنسو موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگتے ہیں، ہر شخص یہ قوی احساس لے کر وہاں سے لوٹتا ہے کہ

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

میں نے جو درخواست کی ہے میرے کریم آقا نے منظور کر لی ہے اور میری جھولی بھر دی ہے، اپنی ساری مرادیں مانگیں کہ آپ ربِّ کریم کی چوکھٹ سے لگے ہوئے کھڑے ہیں۔

اس سیاہ کار اور اس کے تمام متعلقین سمیت پوری اُمّت کو بھی ضرور یاد رکھیں۔

زمزم

(۱) اب زمزم کا پانی پئیں، کسی بھی جگہ سے پی سکتے ہیں۔

(۲) قبلہ رو کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر تین سانس میں پیٹ بھر کر پئیں، ہر مرتبہ شروع میں بسم اللہ اور اخیر میں الحمدللہ پڑھیں۔

(۳) سر اور چہرے پر بھی کچھ پانی ملیں اور مسجد کی صفائی کا خیال رکھتے ہوئے بدن پر بھی چھڑکیں۔

(۴) زمزم پینے کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس لئے اب قبلے کی طرف رُخ کر کے دنیا و آخرت کی تمام بھلائی کی بھی دعا کریں، یہ دعا بھی کریں کہ اے اللہ! زمزم کی برکت سے مجھے قیامت کے دن کی پیاس سے بچالے۔ یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور

صلحاء نے اس موقع پر جو دعائیں کی ہیں وہ ساری میرے حق میں قبول فرمالیجئے!

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے یہ دعا منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ[1]

اے اللہ! میں آپ سے نفع بخش علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔

فائدہ: جب تک مکّہ مکرّمہ میں قیام رہے زمزم خوب پئیں اور اس کے بعد دعا بھی کریں۔

صفا مروہ کی طرف

سعی سے پہلے حجرِ اسود کے سامنے آئیں اور استلام کریں۔

فائدہ: یہ استلام مطاف میں کھڑے ہو کر کرنا ضروری نہیں ہے، مسجد کے کسی بھی حصّے میں حجرِ اسود کی سیدھ میں کھڑے ہو کر صفا پر پہنچنے سے پہلے کیا جا سکتا ہے۔

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

---

[1] سنن الدارقطني، كتاب الحج، باب ما جاء في شرب زمزم، ح(۲۷۳۸)

فائدہ: یہ استلام مستحب ہے، اگر ہجوم کی وجہ سے نہ ہو سکے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

سعی

عمرے کی سعی واجب ہے، سعی صفا سے شروع ہو کر مروہ پر ختم ہوتی ہے، صفا اور مروہ یہ دو پہاڑیاں ہیں جن کے درمیان حضرت ہاجَرَ علیہا السلام اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پریشانی کو دیکھ کر پانی تلاش کرنے کے لئے دوڑی تھیں، اب تعمیر کی وجہ سے پہاڑیاں نظر نہیں آتیں، ان کے کچھ نشان نظر آتے ہیں۔

مسئلہ: سعی نیچے کے فلور (ground floor) پر کرنا بہتر ہے اور اوپر کے فلور پر جائز ہے۔

مسئلہ: سعی کے لئے وضوء ضروری نہیں، مستحب ہے۔

مسئلہ: طواف سے فارغ ہو کر اسی وقت سعی کرنا سنّت ہے، بلا عذر تاخیر مکروہ ہے، اگر کسی عذر کی وجہ سے تاخیر ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

مسئلہ: بلا عذر سوار ہو کر سعی کرنے سے دم واجب ہوگا۔

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

(۱) صفا کے قریب پہنچ کر اگر ہو سکے تو یہ پڑھیں:

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ[۱]

بیشک صفا اور مروہ دونوں اللہ کے شعائر میں سے ہیں، میں (سعی کو) شروع کرتا ہوں اس سے (یعنی صفا سے) جس (کے ذکر) سے اللہ نے شروع کیا ہے۔

(۲) صفا پر اتنا چڑھیں کہ وہاں سے کعبہ نظر آئے، زیادہ اوپر چڑھنا مکروہ ہے۔

فائدہ: صفا پر چڑھتے ہوئے جو سب سے پہلا ستون ہے اس کی بائیں جانب آپ قبلہ رو ہو کر کھڑے رہیں گے تو وہاں سے آپ کو بیت اللہ نظر آئے گا۔

(۳) قبلہ رُخ کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اُٹھائے سعی کی نیت کریں کہ اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا مروہ کے درمیان سعی کر رہا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کیجئے اور میری طرف سے قبول کر لیجئے! یہ نیت کرنا سنّت ہے۔

---

[۱] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي، ح(۱۲۳۱/۱۳)

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

(۴) اب بیت اللہ پر نظر جماتے ہوئے دونوں ہاتھ اس طرح اُٹھائیں جس طرح دعا کے لئے اُٹھائے جاتے ہیں اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، أَنْجَزَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ[1]

نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اللہ سب سے بڑا ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو یکتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کے لئے سلطنت ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے جو یکتا ہے، اسی نے اپنا وعدہ پورا کیا، اسی نے اپنے بندے کی مدد کی اور متّحد جماعتوں کو تنہا اسی نے شکست دی۔

مسئلہ: مرد حضرات باٰوازِ بلند پڑھیں اور عورتیں آہستہ سے۔

مسئلہ: صفا اور مروہ پر کانوں تک ہاتھ اُٹھانا غلط ہے۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

[1] صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي، ح(۱۲۱۸/۱۴۷)

(۵) اب آہستہ سے درود شریف پڑھیں اور دل لگا کر کم از کم پچیس (۲۵) آیات پڑھنے کے بقدر (تقریباً پانچ چھ منٹ کے لئے) دعا کریں، یہ بھی قبولیت کی جگہ ہے، یہ دعا ضرور کریں کہ اے اللہ! آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صلحاء نے جو دعائیں اس مقام پر مانگی ہیں وہ میرے حق میں بھی قبول کر لیجئے۔

فائدہ: صفا اور مروہ دونوں پر پہنچ کر ہر مرتبہ قبلے کی طرف رُخ کر کے نمبر (۴) اور (۵) پر مذکور طریقے سے دعا کرنی ہے، دل لگا کر اپنی ساری حاجتیں مانگیں اس لئے کہ یہ قبولیت کا موقع ہے۔

(۶) دعا سے فارغ ہو کر اپنی عام رفتار سے اطمینان کے ساتھ مروہ کی طرف چلیں، زبان پر دعا، ذکر، استغفار، تلاوت وغیرہ جاری رہے۔

(۷) چلتے چلتے جب سبز بتّیاں چھ ہاتھ (تقریباً تین میٹر) کے فاصلے پر رہ جائیں تو مرد حضرات تیزی سے چلنا شروع کریں اور سبز بتّیوں کے بعد بھی چھ ہاتھ تک اسی طرح تیز چلتے رہیں۔

مسئلہ: عورتیں اس حصّے میں بھی اپنی عام رفتار سے چلتی رہیں۔

فائدہ: مرد حضرات سبز بتّیوں سے گزر جانے کے بعد اپنی

عورتوں کا انتظار کر سکتے ہیں، مگر یہ خیال رہے کہ گزرنے والوں میں سے کسی کو تکلیف نہ ہو۔

فائدہ: سبز بتّیوں کے درمیان تیزی سے چلتے وقت یہ دعا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ[1]

اے میرے رب! مغفرت فرما اور رحم فرما، بیشک آپ بڑے عزّت والے، بڑے کریم ہیں۔

یہ بھی دعا کی قبولیّت کا وقت ہے۔

مسئلہ: سبز بتّیوں والی جگہ میں جھپٹ کر چلنا مسنون ہے، دوڑنا خلافِ سنّت ہے۔

مسئلہ: سبز بتّیوں والی جگہ کے علاوہ میں اپنی عام رفتار سے چلنا چاہئے، تیز چلنا غلط ہے۔

(۸) اس کے بعد مروہ تک اپنی عام رفتار سے اطمینان کے ساتھ چلتے رہیں اور مروہ پہنچ کر وہی کام کریں جو نمبر (۴) اور (۵) پر مذکور ہے، یہ ایک چکّر ہوا، یہ بھی دعا کی قبولیّت کی جگہ ہے۔

---

[1] المصنّف لابن أبي شيبة، ح(۱۵۸۰۷)، (۱۵۸۱۲)

فائدہ: یہاں سے چونکہ بیت اللہ نظر نہیں آتا اس لئے بیت اللہ کی طرف رُخ کرنے کے لئے فرش پر قبلہ رُخ بچھائے گئے ماربل سے مدد لی جاسکتی ہے۔

(۹) دعا کے بعد صفا کی طرف عام رفتار سے چلنا ہے، سبز بتّیوں کے درمیان تیز چلنا ہے اور پھر عام رفتار سے صفا پر پہنچ کر وہی کام کرنا ہے جو پہلی دفعہ کر چکے ہیں اور نمبر (۴) اور (۵) پر مذکور ہے، یہ دوسرا چکّر مکمّل ہوا۔

اس طرح سات چکّر مکمّل کرنے ہیں، ساتواں چکّر مروہ پر ختم ہوگا اور نمبر (۴) اور (۵) پر مذکور طریقے کے مطابق دعا سے فراغت پر سعی مکمّل ہوجائے گی۔

(۱۰) سعی سے فارغ ہو کر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو مطاف کے کنارے پر یا حرم شریف میں کسی بھی جگہ دو رکعات نفل پڑھیں، یہ مستحب ہے۔

مسئلہ: سعی سے فارغ ہو کر ان دو رکعتوں کو مروہ پر پڑھنا بدعت ہے۔

مسئلہ: سعی کے دوران اگر فرض نماز شروع ہو جائے تو سعی روک

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

کر نماز میں شریک ہو جائیں، اسی طرح اگر جنازے کی نماز شروع ہو جائے تو اس میں بھی شریک ہونا جائز ہے، دونوں صورتوں میں نماز سے فارغ ہو کر جہاں رُکے تھے وہیں سے دوبارہ شروع کر کے تکمیل کر لیں۔

مسئلہ: سعی کے دوران اگر وضوء ٹوٹ جائے تو وضوء کرنا لازم نہیں ہے، بلکہ مستحب ہے، وضوء کرنے کی صورت میں جس جگہ سے چھوڑ کر جائیں وہیں سے شروع کر کے سعی کے چکر پورے کر لیں۔

مسئلہ: سعی صرف حج یا عمرے کی ہوتی ہے، نفل طواف کی طرح نفل سعی نہیں ہوتی۔

تنبیہ: حج قران کرنے والے سعی سے فارغ ہو کر نہ حلق کرائیں گے نہ قصر۔

حلق یا قصر (منڈوانا یا کتروانا)

سعی سے فارغ ہو کر مرد حضرات حلق یا قصر کرائیں، بہتر ہے کہ قبلہ رخ بیٹھ کر اپنی داہنی جانب سے شروع کریں۔

عورتیں اپنے بالوں کی چوٹی کے اخیر سے ایک انگلی کے پورے

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

(یعنی انگلی کے تہائی حصّے) سے کچھ زیادہ (تقریباً ایک انچ) کاٹیں۔

مسئلہ: حلق کے لئے خوشبودار صابون کا استعمال نہ کریں۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ حلق یا قصر کراتے وقت تکبیر کہیں اور دعا کریں اور فراغت کے بعد بھی۔

مسئلہ: حلق یا قصر واجب ہے، اس کے بغیر کوئی فرد احرام سے نہیں نکل سکتا، یہ عمرے کا آخری کام ہے۔

فائدہ: افضل حلق ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلق کروانے والوں کے لئے تین مرتبہ رحمت اور مغفرت کی دعا فرمائی ہے اور بال کتروانے والوں کے لئے صرف ایک مرتبہ۔[1] ایک مُحِب امتی کے لئے اس سے بہتر کیا ہوسکتا ہے کہ سر منڈوا کر وہ اپنے محبوب آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا تین مرتبہ مستحق بنے، مُحِب ہر وہ کام کرتا ہے جو محبوب کو زیادہ پسند ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے محبوب ہیں اور ان کو حلق زیادہ پسند ہے اس لئے ہمیں وہی کرنا چاہئے۔

مسئلہ: قصر کے معنی ہیں کتروانا اور اس سے وہ کتروانا مراد ہے جو

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المناسك، باب تفضيل الحلق على التقصير، ح(۱۳۱۸ / ۲، ۱۳۱۹)

شریعت کی نظر میں کتروانا ہو، اور وہ یہ ہے کہ سر کے بالوں کو ایک انگلی کے پورے کے برابر یا اس سے کچھ زائد (تقریباً ایک انچ) کاٹا جائے۔

مسئلہ: اگر کسی کے بال ایک انچ سے کم ہیں تو ایسے شخص کے لئے حلق ضروری ہے اور قصر جائز نہیں۔

مسئلہ: جس مرد کے سر پر خلقۃً یا قریبی مدّت میں عمرہ کرنے کی وجہ سے بال نہ ہوں تو احرام سے نکلنے کے لئے سر پر صرف استرا پھیر لینا کافی ہے، ان شاء اللہ اس صورت میں بھی حلق کا ثواب ملے گا۔

مسئلہ: مردوں کے لئے احرام سے نکلنے کے لئے سر کے بالوں کے چوتھائی حصّے کا حلق یا قصر واجب ہے، اور پورے سر کا حلق یا قصر سنّت ہے۔

مسئلہ: چوتھائی سر کی مقدار منڈوانے یا کتروانے سے آدمی احرام سے نکل تو جائے گا، مگر اس طرح کرنا مکروہِ تحریمی اور گناہ کا کام ہے۔

مسئلہ: بعض لوگ سر کے بال اِدھر اُدھر سے تھوڑا تھوڑا کاٹ لیتے ہیں اور اسے کافی سمجھتے ہیں، اگر کوئی اس طرح کرے گا اور اپنے آپ کو احرام سے فارغ سمجھ کر ممنوعاتِ احرام میں سے کسی کا ارتکاب کرے گا تو گنہگار ہوگا اور کئی صورتوں میں دم بھی لازم آئے گا، مثلاً عضوِ کامل

پر خوشبو لگالی یا میاں بیوی والے تعلقات قائم کر لئے یا چوبیس گھنٹوں تک سلا ہوا کپڑا پہن لیا تو ان سب صورتوں میں دم لازم آئے گا اس لئے کہ ایسا شخص احرام سے نکلا ہی نہیں ہے۔

مسئلہ: عورتوں کے لئے حلق جائز نہیں ہے، ان کے لئے صرف قصر ہے۔

مسئلہ: بعض عورتوں کے تمام بال برابر نہیں ہوتے، بلکہ بعض لمبے اور بعض چھوٹے ہوتے ہیں، ایسی صورت میں ایسی جگہ سے کاٹنا ضروری ہے جہاں سر کے بالوں میں سے کم از کم ایک چوتھائی آجائیں، مثال کے طور پر اگر عورت کے سر سے ۱۰۰ بال لٹک رہے ہوں اور جہاں سے وہ کاٹ رہی ہے وہاں صرف دس بال ہیں تو یہ کافی نہیں ہوگا، اس جگہ سے کاٹنا ضروری ہوگا جہاں کم از کم ۲۵ بال ہوں۔

مسئلہ: جب کوئی مرد یا عورت عمرے کے تمام ارکان سے فارغ ہوجائے تو اس کے لئے اپنے سر کا حلق یا قصر خود کرنا جائز ہے، اسی طرح اپنے حلق یا قصر سے پہلے کسی اور کا حلق یا قصر کرنا بھی اس کے لئے جائز ہے۔

مسئلہ: حلق یا قصر سے پہلے مونچھوں کو درست کرنا، ناخن تراشنا یا

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

بغل وغیرہ کے بال صاف کرنا جائز نہیں ہے۔

حلق یا قصر کے بعد عمرے سے فراغت ہوگئی، اب احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں۔

مکّہ مکرّمہ میں قیام کے دوران

۱) پوری مدّتِ قیام میں مکّہ مکرّمہ کی عظمت اور بزرگی کا ہر وقت استحضار رہے، تصوّر میں یہ بات رہے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے اس پاک شہر کو اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی پیدائش اور سب سے پہلی وحی کے لئے پسند فرمایا۔

۲) مکّہ مکرّمہ کے قیام کے دوران ہر وقت یہ خیال رہے کہ میرا قیام اس مقدّس شہر میں کم ہوتا جارہا ہے، یہ خیال بھی دامن گیر رہے کہ شاید یہ میری آخری حاضری ہو اس لئے کہ موت کا کوئی بھروسہ نہیں ہے، ساتھ ساتھ امید بھی رہے اور دعا بھی کہ اللہ تعالیٰ بار بار حاضری نصیب فرمائیں، اگر امید کے ساتھ خوف بھی رہے گا تو قیام کی قدر ہوگی۔

۳) سب سے اہم بات یہ ہے کہ مکّہ مکرّمہ میں کسی قسم کا گناہ نہ

ہو، نہ چھوٹا نہ بڑا، نہ اللہ تعالیٰ کے حق سے تعلق رکھنے والا نہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حق سے تعلق رکھنے والا، جس طرح وہاں کی عبادت کے ثواب میں اضافہ ہوتا ہے اسی طرح وہاں گناہ کرنے کا وبال بھی بڑھ جاتا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَأَنْ أُخْطِئَ سَبْعِينَ خَطِيْئَةً بِرُكْبَةَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُخْطِئَ خَطِيْئَةً وَاحِدَةً بِمَكَّةَ[1]

میرے نزدیک مقامِ رُکبہ میں (جو کہ مکّہ مکرّمہ سے باہر ہے) ستّر خطائیں کرنا مکّہ مکرّمہ میں صرف ایک خطا کرنے سے بہتر ہے۔

ہر وقت یہ خیال رہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا مہمان ہوں اور وہ میرا میزبان، مہمان کو ایسا کام ہرگز نہیں کرنا چاہیے جو میزبان کی ناراضگی کا سبب بنے۔

۴) یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ ہمارا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو، ہر اس کام سے دور رہیں جس کا نہ دنیا میں فائدہ ہو نہ آخرت میں، بغیر ضرورت ملنے ملانے سے بھی خوب احتیاط کریں، اس میں وقت بھی ضائع ہوتا ہے اور گناہ بھی ہوجاتے ہیں۔

ISLAMIC DA'WAH ACADEMY

---

[1] مصنّف عبد الرزّاق، كتاب المناسك، باب الخطيئة في الحرم، ح(٩٠٤٦)

۵) پانچ وقت کی نمازوں کو حرم شریف میں باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کرنے کا اہتمام ہو، حرم میں ایک نماز ایک لاکھ کے برابر ہوگی اور جماعت کے ساتھ پچیس لاکھ (ڈھائی ملین) کے برابر، یہ مردوں کے لئے ہے، عورتوں کو اپنی قیام گاہ پر نماز پڑھنے پر اتنا ہی ثواب ملے گا۔

۶) اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اعتکاف کی نیت سے حرم شریف میں عبادت میں گزاریں۔

۷) زیادہ سے زیادہ طواف کرنے کی کوشش کریں اس لئے کہ طواف ایسی عبادت ہے جو صرف حرم شریف میں ادا ہو سکتی ہے، اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ مکّہ مکرّمہ میں نفل طواف نفل نماز سے افضل ہے۔

طواف کی بڑی فضیلت وارد ہوئی ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ أُسْبُوْعًا لَا يَضَعُ قَدَماً وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً وَرَفَعَ لَهُ بِهَا دَرَجَةً[۱]

---

[۱] صحیح ابن حبّان، کتاب الحج، ح(۳۷۰۱)

ISLĀMIC DA'WAH ACADEMY

جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں، اس کے لئے ایک نیکی لکھتے ہیں اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں۔

لہٰذا زیادہ سے زیادہ طواف کریں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت ہے جس میں انہوں نے اس شخص کے لئے بڑی فضیلت بیان فرمائی ہے جو اپنی زندگی میں پچاس طواف کرے، آپ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ[1]

جو شخص بیت اللہ کے (اردگرد) پچاس طواف کرے گا وہ اپنے گناہوں سے اُس دن کی طرح پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

اس حدیث کے پیشِ نظر ہر شخص کو زیادہ سے زیادہ طواف کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

۸) طواف اپنی طرف سے کریں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے، انبیاء علیہم السلام، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم، صلحاءِ اُمّت رحمۃ اللہ علیہم، اپنے ماں

---

[1] سنن الترمذي، أبواب الحج، باب ما جاء في فضل الطواف، ح(۸۶۶)

باپ، اساتذہ، مشائخ، اہل و عیال، بھائی بہن ، رشتہ دار، دوست احباب اور پوری امت کی طرف سے کریں، سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے طواف کریں اور اس پورے طواف میں درود شریف پڑھتے رہیں، آپ سے التجا ہے کہ اس سیاہ کار اور اس کے والدین کی طرف سے کم از کم ایک ایک طواف ضرور کریں، اگر کوئی عمرے کی ہمت کر لے تو بہت بڑا احسان ہوگا۔

مسئلہ: نفل طواف کے لئے احرام نہیں ہے، اس میں نہ رمل ہے نہ اضطباع، اس کے بعد سعی بھی نہیں ہے۔

مسئلہ: نفل طواف اور نفل عمرہ کر کے اس کا ثواب ایک فرد سے لے کر پوری امت تک جتنوں کو پہنچانا چاہیں پہنچا سکتے ہیں۔

۹) کثرت سے عمرہ کرنا مستحب ہے۔

مسئلہ: ۹ ذوالحجہ سے ۱۳ ذوالحجہ تک عمرہ کرنا منع ہے۔

مشورہ: حج سے پہلے خیال رہے کہ اتنی کثرت سے عمرہ اور طواف نہ ہو جس کے نتیجے میں صحت خراب ہو جائے اس لئے کہ ایسی صورت میں حج کے ارکان کما حقّہ ادا نہیں ہو سکیں گے، مگر ایسا بھی نہ ہو کہ اس کو بہانہ بنا کر جتنا کرنا چاہئے اتنا بھی نہ کریں۔

۱۰) حرم شریف میں کم از کم ایک قرآن ختم کرنے کی کوشش کریں، یہ مستحب ہے۔

۱۱) بیت اللہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے اور اس کو دیکھتے ہوئے جو دعائیں کی جاتی ہیں وہ قبول ہوتی ہیں اس لئے بیت اللہ کو عظمت ومحبت کے ساتھ دیکھتا رہے۔

۱۲) زبان پر ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو، اسی طرح توبہ اور استغفار کا بھی خوب اہتمام ہو۔

۱۳) جتنا ہو سکے صدقہ کریں اور روزہ رکھیں۔

۱۴) اگر ہو سکے تو کسی کو تکلیف پہنچائے بغیر حطیم میں دو رکعات پڑھنے کی کوشش کریں، یہ کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کے برابر ہے۔

۱۵) یہ بھی ذہن میں رہے کہ وہاں کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے ایک ریال خرچ کروگے تو ایک لاکھ ریال خرچ کرنے کے برابر ثواب ملے گا، ایک قرآن ختم کروگے تو ایک لاکھ قرآن ختم کرنے کے برابر ثواب ملے گا، اس لئے اپنے آپ کو نیک کاموں میں برابر مشغول رکھیں، عمرے اور طواف کا خوب اہتمام کریں، روزے، نماز، صدقہ، خیرات، ذکر، تسبیح، تلاوت، توبہ،

استغفار اور خیر کے کاموں میں اپنے اوقات خرچ کریں۔

۱۶) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں خوب التجا کریں کہ اے اللہ! آپ ہمیں ویسا بنا دیجئے جیسا آپ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں، ہم نکمّے ہیں، جس طرح زندگی گزارنی چاہئے ہم نہیں گزارتے، لیکن آپ کی عطا لا محدود ہے، وہ علمی اور روحانی فوائد جو انبیاءِ کرام علیہم السلام، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاءِ عظام رحمۃ اللہ علیہم کو اس سفر کی برکت سے حاصل ہوئے ہیں، آپ ہمیں بھی عطا کر دیجئے۔ آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق گزارنے کا پختہ عزم کریں اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی کے ساتھ اس پر استقامت کی دعا کریں۔

۱۷) پوری اُمّتِ مسلمہ کی فلاح و بہبودی اور رشد و ہدایت کے لئے خوب دعا کریں اور دین کے جتنے کام دنیا میں ہو رہے ہیں ان سب کے لئے بھی دعا کریں، اپنے والدین، اساتذہ، مشائخ، اہل و عیال، اعزّہ و اقارب اور دوست احباب کے لئے بھی خوب دعا کریں، اس سیاہ کار اور اس کے تمام متعلقین کے لئے دعا کا اہتمام کریں۔

۱۸) مسجدِ حرام میں اور بالخصوص طواف کے دوران تصویر کھینچنے سے مکمل پرہیز کریں، افسوس ہے کہ ایسی مقدّس جگہ میں بھی ایک

مسلمان اتنا غافل ہو جاتا ہے کہ اپنی ساری توجّہ فون اور تصویر کی طرف مرکوز کر کے بے ادبی کا مرتکب ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائیں۔ (آمین)

۱۹) مسجد میں اِدھر اُدھر کی باتوں سے اور موبائل فون استعمال کرنے سے مکمّل پرہیز کریں، شور و شغب سے بھی خوب بچیں، اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھیں۔

۲۰) جنت المَعلیٰ مکہ مکرمہ کا مشہور قبرستان ہے، وہاں بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم اور صلحاء رحمۃ اللہ علیہم مدفون ہیں، مسنون طریقے سے وہاں جائیں اور ان کو ایصالِ ثواب کریں۔

۲۱) غارِ حراء جہاں سب سے پہلی وحی نازل ہوئی تھی، غارِ ثور جہاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت سے پہلے تین دن قیام فرمایا تھا، اسی طرح مکّہ مکرّمہ کے دوسرے متبرّک مقامات کی زیارت کے لئے بھی جائیں، مگر یہ خیال رہے کہ حرم شریف کی نمازِ باجماعت نہ چھوٹے۔

۲۲) بازار وغیرہ میں اِدھر اُدھر وقت ضائع نہ کریں، وہاں کی مادّی چیزیں دنیا میں ہر جگہ ملتی ہیں، لیکن وہاں کی روحانی نعمتیں دنیا

میں کسی جگہ نہیں ملیں گی، اپنے دوستوں کے لئے اوراپنے رشتہ داروں کے لئے خلوص کے ساتھ کچھ لانے کو جی چاہے تو اس کی خریداری کے لئے وقت مقرّر کر لیجئے، مشورہ یہ ہے کہ ایک شاپنگ لسٹ (shopping list) بنا لینی چاہئے اور بازار جا کر صرف ان چیزوں کو خرید کر فارغ ہوجانا چاہئے، اسی طرح شاپنگ اخیری چند دنوں میں کریں تا کہ اس میں زیادہ وقت خرچ نہ ہو، اگر شروع ہی سے اس کا سلسلہ شروع ہو گیا تو قیمتی اوقات اسی کی نذر ہو جائیں گے، مکّہ مکرّمہ اور مدینہ منوّرہ کے قیام کی مبارک گھڑیوں کو دکانوں کے چکّر میں ہرگز ضائع نہیں کرنا چاہئے۔

۲۳) اہلِ مکّہ کے ساتھ محبّت کریں، ان کے ساتھ حسنِ سلوک کا معاملہ کریں اورادب اور عظمت سے پیش آئیں، ان پر نکتہ چینی نہ کریں اور اگر ان کی طرف سے کوئی تکلیف پہنچے تو درگزر کریں۔

۲۴) یہ بھی خیال رہے کہ مکّہ مکرّمہ کے کسی رہنے والے کو یا وہاں آئے ہوئے کسی مہمان کو ہماری طرف سے کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے، بندے نے حضرت اقدس شاہ مولانا ابرار الحق صاحب ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کو مکّہ مکرّمہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر بادشاہ کسی کو مہمان بنا کر اپنے

محل میں بلائے، پھر اس مہمان کو کسی دوسرے مہمان کی طرف سے یا بادشاہ کے متعلّقین کی طرف سے کوئی ناگوار بات پیش آئے تو وہ یقیناً صبر کرے گا اس لئے کہ ان میں سے کسی سے بھی جھگڑا کرنے کی صورت میں بادشاہ کی ناراضگی کا اندیشہ ہے، مکّہ مکرّمہ بھی احکم الحاکمین کا شہر ہے، یہاں آپ جس سے بھی ملیں گے وہ یا تو احکم الحاکمین کے شہر کا باشندہ ہوگا یا احکم الحاکمین کا بلایا ہوا مہمان، اس لئے ہر ایک کے ساتھ خوب احتیاط اور پورے احترام کے ساتھ معاملہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَجْمَعِيْنَ